REDISTRED

L No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ۳ فروری سنہ ۱۹۱۱ء	نمبر ۵

اخبار کی بہار

گریٹ برٹن کی دولت ۱۸۴۵ء میں .... ۴۰ پونڈ تھی اور ۱۹۱۰ء میں .... ۵ا پونڈ بڑھ گئی۔

شمار کیا گیا ہے کہ یورپ میں .... ۲ آدمی لکڑی کی جوتیاں پہنتے ہیں اور وہ لکڑی سبو ووڈ یا ڈو کہلاتی ہے۔

ٹیکساس اور میکسیکو میں ایک قسم کا شاہ بلوط کا درخت ہوتا ہے جس کا وزن پانی سے بھاری ہے۔ وہ فوراً پانی میں ڈوب جاتا ہے جس طرح سے کہ لوہا ڈوبتا ہے۔

مس ہیلن گولڈ صاحب نے جو ولایت میں ایک خزانچی کی بیٹی ہے فی الحال ڈی۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے جو اس کو ایک امریکن کالج سے ملی ہے۔

مس اے۔ ڈی ون شپ جس کی عمر ۸۰ برس کی ہے ایک کالج میں داخل ہوئی ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے کالج کی پڑھائی پوری کرے سچ مچ اس مس صاحبہ نے پیر شو پیا موڑ کی مثال سچ کر دکھلا دی ہے۔

ولایت میں کاغذ کی ساخت استعمال ذیل کے اعداد سے ظاہر ہوتی ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس میں ہر سال .... ۳۴۲ ٹن کاغذ بنتا ہے جرمنی میں .... ۲۵۰ ٹن انگلینڈ میں .... ۲۲۰ ٹن فرانس میں .... ۹۰ ٹن آسٹریا میں .... ۱۵۵ ٹن اور اٹلی میں .... ۱۲ ٹن بنایا جاتا ہے۔

نیویارک میں ایک لیڈی نے ...... ۳۰ ڈالر کی چیزیں ۱۸ سال میں بیچی ہیں اور اب وہ سوداگری کے کام سے الگ ہو گئی ہے تاکہ اپنے ۹ بچوں کا انتظام کرے۔ ولایت کی مستورات ہر کام میں سبقت لے جاتی ہیں۔

ہر ایک چھاؤنی میں جو مکانوں پر ٹیکس لگائے گئے ہیں اس کے متعلق ذیل کے مکانات اس سے بری کئے گئے ہیں۔

(۱) ہر ایک مکان جہاں عبادت کی جاتی ہے (۲) سرائے۔ ڈسپنسری یا ہسپتال یعنی شفا خانے جہاں غریب مصیبت زدوں کو آرام ملتا ہے (۳) ہر ایک مکان جہاں مدرسہ ہے۔ جن کی منظوری سرکاری محکمہ تعلیم سے ہو چکی ہے۔

مدراس میں آنریبل دیوان بہادر سر ارنیم پیر سٹر ایٹ لا اور ایڈمنسٹریٹر جنرل اور آفیشل ٹرسٹی مدراس ماہ رواں کو انتقال فرما گئے۔ آپ ناگا پٹم کے شریف برہمن خاندان سے تھے اور بچپن میں رسیلین مشن سکول میں تعلیم پائی تھی اور جھٹ آپ مسیحی ہو گئے تھے ۱۸۰۳ء میں آپ کو دیوان بہادر کا خطاب ملا تھا اور ۱۹۰۱ء میں آپ کو قیصر ہند تمغہ عنایت ہوا تھا۔ ان کی وفات مدراس کے مسیحیوں کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔

جنوبی افریقہ میں پولٹن کمان کے تکلیف زدوں کا امدادی چندہ .... ۱۲۵۶۰۰ روپیہ تک پہونچ گیا ہے۔

بادشاہ سلامت نے منظور کیا ہے کہ انڈین آرڈر آف میرٹ کا خطاب پانے والے آئندہ کو اپنے ناموں کے آخر میں آئی۔ او۔ ایم لکھا کریں۔

منچوریا کے شہر ہاربن میں طاعون کا زور بڑھتا جاتا۔ ایٹ ڈن ڈن کے چینی شہر میں ۵ کیس روز ہو جاتے ہیں اور وہاں پر چینی سپاہی ۵۰ بھیجے گئے ہیں تاکہ صفائی کا انتظام کریں اور شہر سے تندرست لوگوں کو اس پر مجبور کریں۔

ڈی بیرس کمپنی نے ساؤتھ افریقہ میں یونیورسٹی قائم کرنے کے واسطے .... ۳۷۵۰۰ روپیہ عنایت کیا۔

ولایت کی ایک مسز لیڈی شریف دولتمند لیڈی نے کرسچن سائنس آرگنی زیشن کے لئے ...... ۴۵۰ روپیہ وصیت کیا ہے

امریکہ کی فوجی اکیڈمی کی انجمن ورزش نے فیصلہ کیا ہے کہ انیاپولس میں ایک تماشہ گاہ تعمیر کرے جس میں دس ہزار آدمی آرام سے بیٹھ سکیں۔ ایک سال کے اندر ہندوستان نے ملک آسٹریا سے ..... ۲۳۰۰ گھوڑے خریدے ہیں۔

کلکتہ میں محرم کے ایام امن امان سے گذرے لیکن بمبئی میں سخت فساد پر نوبت آئی ہائے افسوس۔

امرت سر کی مجوہاں کے خزانہ سے ۳۰۰۰ روپیہ کی تھیلی چوری کی گئی پولیس بمصروف تفتیش ہے۔

موضع نوشہرہ کلاں کے ۴ ڈاکوں کا گروہ پکڑا گیا۔ دس ہزار کا مال برآمد کیا گیا۔

نہایت خوشی اور مبارکبادی کی خبر ہے کہ پنجاب کمیشن کے اعلے درجہ کے تجربہ کار جلیل القدر افسر عالیجناب دیوان بہادر دیوان نریندر ناتھ صاحب ایم۔ اے لاہور کی کمشنری کا چارج ماہ اپریل میں لیں گے۔ جبکہ کرنل پارسنز صاحب بہادر رخصت ۸ ماہ پر ولایت تشریف لیجا رہیں گے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ شمال ہند میں کمشنر قسمت ہند کا عہدہ ایک اعلیٰ درجے کے باوقار ہندوستانی حقدار کو دیا پسند کیا گیا ہے گورنمنٹ کا شکریہ ہے اور اہل ہند کو مبارک ہے۔ دیوان بہادر ممدوح کی قابلیتیں اور خاندانی عزتیں ایک خاص مضمون چاہتی ہیں

بلوہ بمبئی میں مفسدوں کی گرفتاری کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک نصف درجن گرفتار کئے گئے ہیں۔

بہامو سے خبر آئی ہے کہ سرحد چین میں دو فرانسیسی مشنری قتل کئے گئے۔ مقبرہ میں مداخلت کی تھی۔

کلکتہ میں حال میں نصف درجن یورپین آوارہ کتوں سے کاٹے گئے انکی لاش امتحان کیجاویگی۔

پالٹی مور (امریکہ) میں ہوائی جہازوں پر ڈاک بھیجنے لگے رفتار فی منٹ ایک میل سے زیادہ ہے۔

امریکن کروڑپتی مسٹر گولڈنے ہوائی جہازوں کی نمائش میں پیرس کے لئے ۵ ہزار روپیہ انعام قرار دیا ہے۔

پیرس میں تباہ شدہ آبدوز جہاز کے ملاحوں کی حفاظت کے موجد کو ۴ ہزار روپیہ انعام دیا گیا۔

انگلستان کے ضلع سفوک میں انسداد طاعون کے خیال سے پچھلے دو ماہ میں دو لاکھ چوہے مروا دیے گئے ہ

تار کی بہار

رنگون سے خبر آئی ہو کہ ینگ پیٹ میں چینیوں نے ایک انگریز پادری اور ایک دیسی انسپکٹر کو قتل کر والا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ پادری صاحب نے کچھ زمین لے لی تھی جس میں چند چینیوں کی قبریں تھیں۔

قیصر جرمنی کے چوتھے بیٹے نے ریفرنڈری یعنے جونیئر بیرسٹر کا امتحان پاس کیا ہو

ایک فرنچ موجد نے وائرلیس ٹیلیگرافی سے ایک تارپیڈو بوٹ کو کنارے پر سے دریائے سین میں ۲ میل تک چلایا جس کے وسیلے سے اس نے اس کشتی کو چلایا اور بخوشی ٹھہرایا۔

مسٹر ڈبلیو۔ ای گلیڈسٹون صاحب مرحوم کے پاس ایک ۳۹ انچ لمبی پنسل تھی جو دنیا میں سب سے زیادہ لمبی ہو۔ یہ ان کو کیسوک کے کارخانہ کے مالکوں نے بطور تحفہ دی تھی۔ اس کے سرے پر ایک سونے کی ٹوپی لگی تھی۔ اور یہ بہادر صاحب اس کو اپنے ہاتھ میں چھڑی کی جگہ رکھتے تھے۔

مس ٹانٹنگیل صاحب نے اپنی وصیت میں ۲۵۰ پونڈ اپنی کتابوں کی اشاعت کے لئے دیئے ہیں جن میں اس کی ہندوستان کی خدمت کا بیان ہوگا اور یہ کتاب مع تصویرات کے چھپیگی۔ اور اس کا اہتمام سر ولیم ویڈربرن صاحب بہادر کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔

مسٹر ہیرائس نامے ایک انگریز کے پاس جو ہمبرگ کے نزدیک ایک قصبے میں رہتا ہے ایک آٹھ سالہ کتا ہے جس کا نام ڈان ہے جو آدمی کی طرح بولنا سکھلایا گیا ہے۔ جو جرمن زبان میں کئی باتیں بولتا ہے۔ ایک روز کتا باورچی خانہ میں وہ الفاظ بول رہا تھا ایک خادمہ کتے کی زبان سے آدمی کی طرح الفاظ سنکر گھبرا کر بھاگ گئی کیونکہ وہ ڈر گئی تھی۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

برٹش اینڈ فارین بائبل سوسائٹی کی سالانہ میٹنگ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔

ہمعصر مخزن مسیحی رقمطراز ہے کہ افسوس کے ساتھ خبر دیجاتی ہے کہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں پادری سکھ پال صاحب اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اُنہوں نے رکھا (فتح گڈھ) کے اے پی مشن سکول میں تعلیم پائی تھی اور سنہ ۱۸۷۰ء میں پادری ڈاکٹر وارن صاحب کے ساتھ گوالیار کو گئے اور ۳۵ برس سے زیادہ تک وہاں انجیل شریف کی بشارت دی۔ پادری سکھ پال صاحب ہر دلعزیز اور سرگرم و فادار مناد تھے ہمیں اُنکے اہل خاندان سے اس موقعہ پر دلی ہمدردی ہے۔

خوشی کی خبر ہے کہ سینٹرل کرسچین اکیڈمی کا سنگ بنیاد ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو بدست مسٹر بیسلی پیوٹر صاحب رکھا گیا۔ مسٹر ایچ ڈیوڈ صاحب نے جو جنرل سیکرٹری ہیں رپورٹ سنائی کہ اس کے لئے ۱۲۰۰۰ روپیہ نقد ہاتھ میں ہے اور علاوہ ازیں ۱۳۰۰۰ روپیہ کے وعدے ہیں۔

سینٹ جانس کالج لاہور کے عشائے ربانی کے متعلق ایک نہایت خوبصورت کارڈ چھپے ہیں جو ہر ایک ممبر کے پاس بھیجے اور ان پر اپنی اپنی حاضری درج کرکے دینی ہوگی۔ اور سال بھر کی حاضری کا پتہ اس سے آسانی لگ جائیگا۔

ہمعصر پنجاب مشن نیوز مخبر ہے کہ امسال جو لیکچر غیر مسیحی گروہ کے لئے لاہور میں دیئے گئے ایسے موثر ہوئے کہ اہل اسلام نے ان کے اثر کو روکنے کے لئے اپنے دین کے لکچر بھی شروع کر دیئے۔ اُمید ہے کہ ان لیکچروں سے پبلک کو بہت فائدہ ہوا ہوگا۔

لوفو۔ (اٹلی) کی کان گندھک میں آگ لگ گئی۔ نقصان نہ معلوم گو ۱۰ لاشیں نکالی گئی ہیں۔

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

فضیلت المسیح

نمبر ۲

خداوند یسوع مسیح کی فضیلت اور بزرگی تمام نبی کرتے رہے

جیسا کہ ہم نے گزشتہ نمبر میں دکھلایا ہے وہ نبی ہو کر وعظ و نصیحت کرتا اور اپنے معجزات سے جو اس نے علانیہ عوام کے روبرو دکھلائے اپنی الٰہی قدرت کا اظہار کیا اور وہ اس کی نبوت پر مہر ہے اگرچہ دیگر نبیوں نے بھی معجزے دکھلائے مگر وہ معجزات میں بھی فضیلت رکھتا تھا کہ وہ اختیار کلی کے ساتھ معجزات کرتا تھا اور سب سے بڑا معجزہ اس نے اپنے مردوں میں سے زندہ ہونیکا دکھلایا جو کوئی دوسرا نبی دکھلا نہیں سکا اس کی نسبت اس نے کہا تھا کہ مجھے اختیار ہے کہ میں اپنی جان کو دوں اور مجھ کو اختیار ہے کہ میں اپنی جان پھر لوں۔ ایسی قوت و طاقت کسی نبی کو حاصل نہیں تھی۔ اس کا دوسرا عہدہ کہانت کا تھا وہ کاہن تھا بلکہ سردار کاہن جس طرح سے سردار کاہن خدا کے حضور رہتے اور سال در سال قاعدے سے خون چھڑک کر پاک ترین مکان میں جاتا تھا اس طرح سے اس سردار کاہن یسوع المسیح نے اپنے ہی بیش قیمت لہو کو دیکر گذرانا اور گنہگاروں کے لئے اپنا لہو بہا کر کہانت کے بڑے عہدے کے از حد مشکل کام کو پورا کیا اور اسکو بخوبی انجام دیکر بلند آواز سے پکارا "پورا ہوا" "پورا ہوا"۔ اور اس فداکاری کے بڑے کام سے نجات کا کام کامل ہوا۔ اور خدا کے عدل کا تقاضا پورا ہوا اور عاصی گنہگاروں کے لئے راہ جنت کھل گیا اور جدائی کی دیوار بیخ و بن سے دور ہوئی اور صلح اور سلامتی آموجود ہوئی اور اب آئندہ کو کچھ ضرورت نہ رہی کہ قربانی کی رسم جو اس اصل و حقیقی قربان کا ایما اور اشارہ تھی قایم رہی اب بروں اور قسم قسم کی قربانیوں کی حاجت نہ رہی کیونکہ اصل قربان جو دنیا کے شروع سے ذبح ہوا تھا جو جہان کے گناہوں کو اٹھانے کو دنیا میں ظاہر ہوا تھا آموجود ہوا تھا اور اس نے اپنے آپ کو گناہوں کے عوض فدیہ میں گذران ڈالا اور کہانت کے بڑے کام کو پورا کر دیا جس کے وسیلے سے اب گنہگاروں کی خلاصی کی راہ نکل آئی۔ غرض اس کاہن کے پاک عہدے کی ذمہ داری کو پورا کرکے ربنا المسیح مخلصنا جس کا مژدہ انجیل مقدس دیتی ہے کہ جو کوئی گنہگار توبہ کرے اور اس پر ایمان لاوے تو وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے

ہمعصر برہم پرچارک مطبوعہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک نوٹ میں ذیل کی عبارت تحریر ہے کہ "دنیا میں اب ایک دوسرے کے مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا شوق بہت زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ ہر ایک کے بزرگوں پیشواؤں اور پیغمبروں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے انسانی ہمدردی کا دائرہ روز بروز وسیع ہوتا جاتا ہے لوگ مذہب کی ناجائز اور بیہودہ قیود سے آزاد ہونے کے خواہشمند پائے جاتے ہیں تعصب اور تنگدلی کی مضبوط زنجیریں اب ڈھیلی ہوتی جاتی ہیں مختلف قوموں اور ملکوں میں رابطہ اتحاد دنوں دن زیادہ ہوتا جاتا ہے لوگ اصولوں کی طرف زیادہ توجہ دینے کے بجائے اپنا پاکیزہ زندگی پر بہت زور دیتے ہیں۔ مذہبی بحث مباحثہ اور رد و بدل کی طرف توجہ کم ہوتی جاتی ہے اور تحقیق حق کی طرف لوگ زیادہ مائل ہیں"۔ اگر حسب بالا تحریر کے مطابق عمل ہوتا تو بہت اچھا ہوتا اور ہم بھی خوش ہو کر ہمعصر کے ہمراہ ہمخیال ہو جاتے پر ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی حالت اب تک ہمارے ملک کے لوگوں کی نہیں ہوئی ہے۔ اگر ہمارے بھائیوں برہم سماجیوں کے خیالات ایسے ہوں تو ہوں پر دیگر تمام مذاہب کے پیروؤں کا حال جن کو بخوبی معلوم ہے اور جو ملک اور مختلف مذاہب کی عام تحریروں اور تقریروں سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں وہ ضرور ہمارے ہمخیال ہونگے کہ اب تک یہ حال ہمارے ملک کا نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس حالت ہو رہی ہے اور اس وجہ سے نفاق زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور لوگ حقیقت کو چھوڑ کر توہمات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہمعصر کا مطلب اگر اپنے لوگوں کی اچھی حالت کا نقشہ دکھلانا اور اُن کا اچھا رخ دکھلانا منظور تھا تو دوسری بات ہے مگر انصاف کی نظر سے اگر دیکھا جاوے تو ان تمام مذہب کے پیروؤں کی حالت تو ان باتوں کے بالکل برعکس نظر آتی ہے جب ایسی حالت ہو جاویگی تو ایسا ہوگا کہ تمام مخالفت اور دشمنیاں اور جھگڑے جو اب ہو رہے ہیں دفعتاً دور ہو جاوینگے۔ اور امن اور میل کا زمانہ ہو جاویگا۔ کاشکہ ایسا وقت ہمارے ملک کے لوگوں کے لئے جلد آوے۔

ہمعصر بدر قادیان مطبوعہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء میں "جلسہ مذاہب منعقدہ الہ آباد اور ہماری شمولیت" کے عنوان سے ایک مضمون نامعلوم اسم کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں کسی خواجہ صاحب کے لیکچر کی از حد تعریف کی ہے جنہوں نے اپنے لیکچر

میں قبول کی باتیں فرمائیں کہ دوستو میں نے مشن کالج میں تعلیم پائی اور میرا تعلق خاص وہاں کے پادری پروفیسران سے تھا۔ مجھ پر عیسائیت کی قدرتی اور مصنوعی ساری کی ساری دلفریبیاں اثر کر چکی تھیں خدا بھلا کرے میرے مرشد مولوی حضرت مرزا صاحب کا اگر وہ میری دستگیری نہ کرتے تو آج شاید اِلہ آباد کے کسی مشن ہال میں آپ اُس شخص کو ابن المسیح ربنا المسیح کہتا اور صلیب پرستی میں تقریریں کرتا سُنتے جسے آج آپ اسلام اور شارع اسلام کی حمایت میں برسرِ کار دیکھ رہے ہیں۔ آخر خداوند تعالےٰ نے مجھے طاقت گویائی عطا فرمائی تھی یہ ضرور کہیں نہ کہیں اپنا رنگ دکھلاتی یا میں آپ کا لیکچرار ہوتا یا عیسائیت کا استاد۔ ہمیں ایسے نازک وقت پر جب مجھ پر کہ عیسائیت کی دلفریبیاں اپنا کامل جادو کر چکی تھیں مجھے میرے مرشد نے اس طلسم فرنگ سے بچایا۔" مندرجہ بالا باتیں ایک مرزائی کے منہ کے کلمات ہیں۔ افسوس ہم کو اس خواجہ صاحب کی عقل پر آتا ہے کہ اُنہوں نے سمجھا تو کیا سمجھا۔

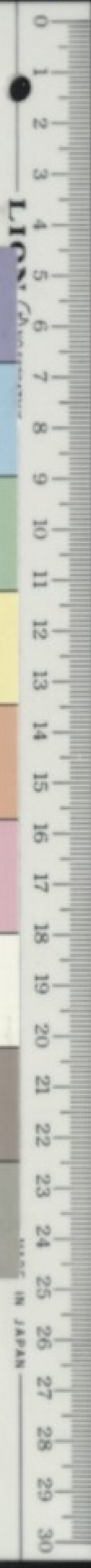
برین عقل و دانش بباید گریست۔

ہم نے لیکچر کا مضمون سنا اور نہ مرزا صاحب سے واقف ہیں۔ پر اُن کی اپنی زبان کے مندرجہ بالا فقروں سے ہم تین نتیجے نکالتے ہیں۔ اوّل کہ مرزائی صاحب نے عیسائیت کے سمجھنے میں ہی بڑی غلطی کھائی ہے کیونکہ غلطی سے اُنہوں نے عیسائیت کو صلیب پرستی سمجھا ہے (شاید اُن کا واسطہ رومن کیتھلک لوگوں سے ہوا تھا) اور دوئم وہ اس کو غلطی سے طلسم فرنگ کہتے ہیں۔ حالانکہ قرآن تمام عیسائیت کی تصدیق اور طرفداری سے بھرا ہوا نظر آتا ہے سوئم کہ خود اُن کا اقرار انسان پرستی کا ظاہر ہے اس لیے ہمارا صرف یہ کہنا ہے کہ خواجہ صاحب نے ان باتوں کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اب تک وہ غلطی پر غلطی کھائے ہوئے ہیں بہتر ہوتا کہ وہ اپنے کالج کے پروفیسروں کی نصیحتوں کو ذرہ غور کے ساتھ سوچتے تاکہ وہ جو اُن کو دنیاوی فائدہ پہنچانے کا وسیلہ ہوئے وہ اُن سے روحانی برکتوں کے حاصل کرنیکا جو موقعہ حاصل کرتے۔

ہمعصر کرسچین ہیرلڈ بشپ رابنسن صاحب کے ایک لیکچر کا بیان کرتا ہے جو اُنہوں نے لنڈن میں تعلیم کے انتظام کی نسبت جو برٹش گورنمنٹ نے ہندوستان میں کیا ہوا ہے ایک غلطی کا انکشاف کیا ہے جو یہ ہے کہ سرکار کا فرض ملک میں صرف پرائمری تعلیم دینا تھا نہ کہ اعلیٰ تعلیم دینے کا کہ بڑے بڑے اسکول اور کالج بنا کر جو سرکار نے بیشمار روپیہ خرچ کر کے اعلیٰ تعلیم دی ہے اس میں بڑی بھاری غلطی کھائی ہے اعلیٰ تعلیم متعدد خاص خاص اور چیدہ چیدہ اشخاص کو دینی لازم تھی۔ انگلستان میں ماسیز یعنے عام گروہ کو سرکار کے خرچ سے تعلیم دیجاتی ہے اور ایسا ہی امریکہ میں ہوتا ہے۔ مگر اعلیٰ تعلیم پرائیویٹ دادودہش اور پرسنل کوششوں کا نتیجہ ہے مگر ہندوستان میں اس کے برعکس کارروائی نظر آتی ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو سرکار نے تعلیم کے محکمہ میں کی ہے۔ اور موجودہ تعلیم کی پالیسی ایک غلطی کو بخوبی ظاہر کر رہی ہے جبکہ تھوڑے سے لوگوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے از حد خرچ کا بار اُٹھایا جاتا ہے اور بے شمار لوگوں کو بے علمی میں رکھا جاتا ہے جبکہ چاہئے تھا کہ زیادہ تعلیم کا موقعہ عوام کا ہو اور جہالت کا رفع ہو۔ بشپ صاحب کا اعتراض بالکل سچا اور درست معلوم ہوتا ہے ہندوستان کے لاکھہا کروڑہا لوگ بالکل علم کا نام نہیں جانتے کیونکہ تعلیم کے محکمہ کا زور بڑے اسکولوں اور کالجوں پر ہے اور عوام لوگوں کے تعلیم پانے کا موقعہ بہت کم ہے۔ اگر عوام الناس کی بہتری کے لئے ماسیز کی تعلیم پرائمری کے درجے تک ہی خاطر خواہ پہونچ جاوے تو یہ جہالت اور بے خبری جس میں یہ گروہ اب تک پڑا ہوا نظر آتا ہے ضرور اُٹھ جاوے اور اب اعلیٰ اور کالج کی تعلیم کا چونکہ شوق اور قدر ملک میں بڑھ گیا ہے خود لوگ اپنی بہتری کے لئے اس کا بندوبست کریں گے اور کر رہے بھی ہیں۔ بڑے بڑے قومی اسکول اور کالج لوگ خود کھول رہے ہیں۔ یہاں تک کہ یونیورسٹیاں کھولنے تک کی اعلیٰ تدبیریں سوجھ پڑی ہیں تو اس حالت میں ایسے اعلیٰ تعلیم کے کاموں کو قوم اور ملک کے ہاتھوں میں چھوڑ دینا کچھ نقصان کا باعث نہ ہوگا پر خاص طور سے ناخواندہ لوگوں کی طرف نظر کرنا بہت مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ ناخواندہ لوگوں کی اب تک کروڑوں کی تعداد موجود ہے۔ جو جرم کا سبب ہے اور ملک میں جہالت کے پردے کے پڑے رہنے کا خاص سبب یہی ہے۔

جبکہ آج ہر سو ہر طرف سے صدہا قسم کی سوسائیٹیاں مقرر ہوئی ہیں اور اصلاح کرنیکا خیال سب کو سوجھ رہا ہے۔ ایسے وقت میں اگر عورتوں کی طرف سے کچھ نہ کیا جاوے تو عورتوں کے حق میں سستی یا غفلت کا الزام لگیگا۔ مگر عورتیں کسی کام میں کرنے کا خیال بُرا جانتی ہیں بلکہ وہ ہر ایک عمدہ کاموں میں حصہ لینا پسند کرتی ہیں کچھ عرصہ ہوا کہ ایک مجلس انڈین لیڈیز کانفرنس کے نام سے بمقام الہ آباد منعقد ہوئی جس میں بہت اچھے رزولیوشن پاس ہوئے اور خاصکر ہندو عورتوں کے فائدے کی بہت باتیں سوچیں گئیں اسکے متعلق ہمعصر کوکب ہند ذیل کی باتیں لکھتا ہے کہ انڈین لیڈیز کانفرنس میں جو کچھ عرصہ ہوا الہ آباد میں فراہم ہوئی تھی ایک رزولیوشن پیش ہوئے اور منظور ہوئے ان سارے باتوں سے ظاہر ہے کہ ہندوستانی شریف بیبیاں بھی خواہشمند ہیں کہ اُنکی جاہل اور مصیبت زدہ بہنیں تکلیفات اور طرح طرح کی بے وقوفی کے دستورات سے رہائی پاویں ان نیک خیالوں کے درمیان یہ بھی خواہش ہے کہ کسی نہ کسی طور پر کوشش کی جاوے کہ بیواؤں کی حالت بہتر ہو جاوے بہت سے ایسے مدرسے کھولے جاویں کہ جن میں وہ رہ سکیں اور تعلیم پاویں یہ بہت ہی عمدہ خیال ہے پر امر دشوار ہے ہندوستان میں ۲۵۰۰۰۰۰ بیوائیں ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ ان سب کے لئے ایسے مدرسوں میں گنجایش ہو سکے؟ ذیل کی باتوں پر رزولیوشن پیش ہوئے (۱) کہ ملک کی ترقی کی صورت نسوان کی تعلیم ہے اور سب ہندوستانیوں سے عرض ہے کہ نسوان کی تعلیم پھیلانے میں مدد کریں (۲) لڑکیوں کو صرف علم پڑھانا اور لکھنا سکھلانا ہی کافی نہیں پر انکو یہ بھی سکھلانا چاہئے کہ وہ گھر کا انتظام کریں جانداری کی بابت بھی تعلیم دینا ضروری ہے علاوہ اسکے سلائی وغیرہ اور دیگر ضروری کام بھی سکھلائے جاویں (۳) بچوں کی شادی کل بُرائیوں کی جڑ ہے۔ ملک کے





خیرخواہوں پر فرض ہو کہ اس برے دستور کو بالکل دور کریں (۴) یہ بھی بہت ضروری ہو کہ پردہ کے سخت قانون کو ہلکا کیا جاوے (۵) بچوں کو زیورات نہ پہنانے چاہییں۔ (۶) بیواؤں کی حالت بہت دردناک ہو تاکہ وہ بہت تکلیفات سے بچ سکیں ضرور ہے کہ بہت سے ایسے مدرسے کھولے جاویں جہاں بیوائیں رہ سکیں اور تعلیم پاویں"۔ مندرجہ بالا تجاویز تو بہت اچھی ہیں پر ان پر عملی کارروائی ہونی چاہئے اور وہ کون کرے اس کے لئے ہندوان میں سے بہادر مردوں اور عورتوں کے آگے نکلنے کی ضرورت ہو جو قوم میں سے آگے نکلکر قدم ذرہ آگے رکھیں اور پہلے خود اسکو کرکے دکھلاویں اور تب ملک ان کے پیچھے لگ سکتا ہے کیونکہ مثل مشہور ہے بھیڑ چال ہونی چاہیے۔

ریویو

رسولی بزرگ۔ اس نام کی کتاب ابھی ایس۔ پی۔ سی۔ کے ورنیکلر کمیٹی لاہور ڈایوسیز کی طرف سے شایع ہوئی ہو جو اسے پی مشن کے پادری پی کیول سنگھ صاحب ساکن رائیکوٹ ضلع لودیانہ کی محنت کا نتیجہ ہے کہ اُنہوں نے اصل یونانی زبان سے ترجمہ کرکے یہ کتاب تیار کی ہے اور ان کا ارادہ ہے کہ اس سلسلہ کے متعلق مسلسل کتابیں ترجمہ کرکے پبلک کو فائیدہ پہونچادیں یہ کام مشکل ہے کہ ایسی زبان کی کتاب کا ترجمہ کرنا جو غیر مروج ہو آسان کام نہیں ہے۔ پادری صاحب موصوف نے یہ کام بڑی خوبی سے کیا ہو اور اگر وہ اسی طرح سے اپنے ارادے پر قایم رہ کر اپنی فرصت کا وقت اسطرف لگاوینگے تو امید ہو کہ یہ سلسلہ بخیر ختم ہوگا عموماً ہر ایک مسیحی کو اور خصوصاً چرچ آف انگلینڈ مشن کے لوگوں کو اس سے فائیدہ ہوگا اس کتاب میں بڑی خوبی سے پرانے زمانہ کے خطوں کا ترجمہ کیا گیا ہو جس سے مسیحی دین کی تعلیم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اور پتہ لگتا ہو کہ کس طرح کے خیالات ان بزرگوں کے دین عیسوی کی نسبت تھے اور کلام مقدس کے بیشمار اقتباسات سے بھی بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ کلام مقدس جو ان بزرگوں کے وقت میں تھا وہی ہو جو آجکل ہمارے ہاتھوں میں موجود ہو اس کتاب کی قیمت عہ ہو جو لاہور کے بک ڈپو سے مل سکتی ہے

دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:- ایک مہم کا ذکر ہے کہ اُس میں اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ نے نہیک بن مرداس نام ایک دشمن کا تعاقب کیا اور جب اُن پر تلوار سے وار کرنے لگے تو وہ چلا اُٹھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ نہیک کے اس اقرار ایمان کی اسامہ نے کچھ پرواہ نہ کی اور اُس کو قتل کر دیا جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسامہ کے اس فعل کی اطلاع ہوئی تو آپ کو بہت صدمہ پہونچا اور آپ نے پوچھا اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کیا تم نے اُس کو لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کیا؟ اسامہ نے عرض کی کہ اُس نے محض جان بچانے کے لئے اقرار کیا تھا لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا فهلا نشققت عن قلبه کیا تم نے اُس کا سینہ کھولکر دیکھا تھا کہ آیا وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ؟

اقول:- مندرجہ بالا بیان سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت محمد صاحب کو اس شخص کے مرنے سے بڑا رنج ہوا کیونکہ اُس کا مارنا درست نہ ہوا۔ کیونکہ اُس نے کلمہ پڑھا تھا جس کا حکم تھا کہ اگر کوئی کلمہ پڑھے تو وہ مارا نہ جاوے اور حضرت نے اُس کے جان کے خوف کے عذر کے سبب سے کلمہ پڑھنے کی بابت کہا کہ تم کو کیا معلوم تھا کہ سچے دل سے پڑھا یا خوف سے پڑھا غرض مطلب تھا کہ اُس کے مارنے میں غلطی ہوئی۔ کیونکہ وہ کلمہ گو ہو چکا تھا۔ پر دیکھئے اس پر اڈیٹر صاحب کیا فرماتے ہیں۔

قولہ:- اس واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ مسلمانوں کی لڑائیاں عربوں کو اسلام لانے پر مجبور کرنے کے لئے نہ تھیں اگر ان جنگوں سے مسلمانوں کی یہ غرض ہوتی کہ لوگوں کو اسلام لانے پر مجبور کریں تو اسامہ اس کو قتل نہ کرتا۔

اقول:- واہ صاحب گفتگو مندرجہ بالا جو حضرت نے اس سے پہلے کی صاف ظاہر کرتی ہے کہ اُس شخص کا قتل کرنا غیر واجب تھا آپ کیا فرماتے ہیں اور کیسی غلط بیانی کر رہے ہیں جو اوپر کے بیان کے برخلاف ہو وہاں بتلایا جاتا ہے کہ جب نہیک نے کلمہ پڑھا تھا تو اُس کو قتل کرنا واجب نہ تھا پر اس کا جواب دیا جاتا ہے کہ وہ کلمہ پڑھنا خوف کا باعث تھا تو جواب دیا جاتا ہو کہ تم کو کیا خبر کہ اُس کے سینے میں سچ تھا کہ جھوٹ تھا تم نے اسکو ناحق قتل کر ڈالا اور حضرت کا افسوس کرنا ہماری دلیل کو ثابت کرتا ہے۔ پر اڈیٹر صاحب کا اس کے بعد پھر وہی غلط نتیجہ نکالنا کیسا بعید از عقل معلوم ہوتا ہے۔

قولہ:- اسامہ نے نہیک کو اس وجہ سے قتل کر دیا کہ اول الذکر کے خیال میں اُس کا یہ اقرار خلوص دل سے نہ تھا بلکہ یونہی جان بچانے کا بہانہ تھا۔

اقول:- اڈیٹر صاحب حضرت محمد صاحب نے تو اس کا اچھا جواب دے دیا کہ کیا تم نے اُس کا سینہ کھولکر دیکھ لیا تھا کہ آیا وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ؟ پھر آپ کو اُن کا کہنا جو معقول ہے پسند نہیں آتا اور دوبارہ وہی عذر پیش کئے جاتے ہو؟ یہ کون سی عقل ہے؟۔

قولہ:- پس اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک جس ایمان سے نفاق کی بو آئے وہ کفر سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے۔

اقول:- جناب من اگر کفر سمجھا جاتا تو آنحضرت افسوس کیوں کرتے اور کیوں اسامہ کو کہتے کہ تم نے کلمہ پڑھنے کے بعد اُسکو کیوں قتل کیا؟ شاید اُس شخص نے سچ مچ کلمہ پڑھا تھا۔

قولہ:- اور یہ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لوگوں کو جبراً مسلمان کرنیکی کوئی ہدایت نہ تھی۔

اقول:- بھلا اگر قتل کرنے کا کوئی حکم تو نکالکر دکھلاتے؟ شرط تو صرف کلمہ پڑھنے کی ہے دلکو کون جانتا ہو آنحضرت کیا فرماتے ہیں؟ وہ انصاف سے اس واقعہ پر نظر ڈالو معلوم ہوگا کہ ایسی تقریر کرنے اور افسوس ظاہر کرنے سے کیا نتیجہ نکلتا ہے اور آپ ناحق کا اُلٹا نتیجہ نکال رہے ہیں۔

باقی آئندہ

اقتباس

جان نثاری

ملک جرمن کے ایک گاؤں بنام رگبنگ میں ایک روز دوپہر کے بعد بہت سے آدمی ایک لوہار کی دوکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جو بڑی دوکان تھی جس کا صرف ایک دروازہ تھا۔ وہ لوہار بڑا نیک اور مرد خدا تھا۔ وہ اپنی دوکان کے دروازہ کے پاس بیٹھا کام کر رہا تھا۔ اچانک میں ایک بڑا تند خو کتا جس کا قد و قامت بھی بہت بڑا تھا دروازے کے سامنے آگیا۔ اُس کی آنکھیں خونی تھیں اور اُس کی لمبی زبان اُس کے منہ کے باہر لٹک رہی تھی۔ جونہی کہ لوگوں نے اُس کو دیکھا تو شور کرنے لگے کہ پاگل کتا پاگل کتا!! لیکن چونکہ لوگ اُس گھر میں سے جس کے دروازہ کے آگے وہ کتا کھڑا تھا نکل نہ سکتے تھے اُس بہادر لوہار نے ایک لوہے کے اوزار سے فوراً اُس پاگل کتے کو پکڑ لیا لیکن اُس نے اُس کو کسی جگہ بُری طرح سے کاٹا پر وہ لوگ جو اندر تھے بھاگ کر گھر سے نکل گئے اور بچ گئے۔ اُس کے بعد بندوق سے وہ کتا مارا گیا اور لوہار نے اپنی دوکان سے ایک بڑی زنجیر نکالی اور اپنے آپ کو اُس سے باندھ لیا اور وہ پاگل ہو کر بُری طرح سے ۹ روز کے بعد فوت ہو گیا۔ پر دوسروں کی جانیں اُس نے بچائیں اسی طرح تمام گنہگاروں کے عوض میں خداوند یسوع مسیح صلیبی موت مرا پر ان کو بچا لیا۔ کیا تم اب اس پر ایمان لا کر نہ بچو گے؟ نیوٹن

یسوع نے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔

مراسلات

ارکان ستہ

لکھا ہے:- اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ: جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق میں وفات دینے والا ہوں تجھ کو اور اُٹھانے والا ہوں تجھ کو اور اُٹھانے والا ہوں تجھ کو طرف اپنی اور پاک کرنے والا ہوں تجھ کو اُن لوگوں سے کہ کافر ہوئے اور کرنے والا ہوں اُن لوگوں کو کہ پیروی کرینگے تیری اوپر یا غالب یا فتحمند (اوپر) ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے قیامت کے دن پھر طرف میری ہے پھر آنا تمھارا پھر حکم کروں گا میں درمیان تمھارے دن قیامت کے، بیچ اُس چیز کے کرتے تھے تم بیچ اُس کے اختلاف کرتے پس جو لوگ کافر ہوئے (اے عیسیٰ پیروی تیری سے) پس عذاب کرونگا اُن کو عذاب سخت بیچ دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور نہیں واسطے کوئی اُن کے مددگار اور جو لوگ کہ ایمان لائے (اے عیسیٰ اوپر تیرے اور کام کئے اچھے پس پورا دیگا اُن کو ثواب اُن کا اور اللہ نہیں دوست رکھتا ظالموں کو عمران ۶ رکوع۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰۤی اِلَی الْاِسْلَامِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ھُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔

ترجمہ:- اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں جو توراۃ مجھ سے پہلے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور تمھیں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اور اس کا نام احمد ہوگا پس وہ جب اُن کے پاس صریح نشانیوں کے ساتھ آیا تو وہ بولے یہ تو صریح جادو ہے اور اُس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں اپنے مونہوں کے ساتھ۔ اور اللہ تو اپنے نور کو کامل کریگا خواہ کافر کیسی ہی نفرت کریں۔ اس نے اپنے رسول کو ہدایت دیکر اور دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اُسے کل دینوں پر غالب کرکے دکھائے خواہ یہ بات مشرکوں کو کیسی ہی ناگوار معلوم کیوں نہ ہو۔ الصف آیت ۶-۹ تک۔

من نصرین کی تفسیر

فَمَنْ یَّھْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ

پس اُس شخص کو کون ہدایت کرتا ہے جسکو اللہ گمراہ کرے اور ان کے واسطے کوئی مددگار نہیں ہے روم ۴ رکوع۔

وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَّمَاْوٰىکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ

اور بعض تمھارے بعض پر لعنت کرینگے تمہارے رہنے کی جگہ آگ ہے اور تمھارے واسطے کوئی مددگار نہیں۔ عنکبوت ۱۳ رکوع۔

باقی آئندہ



ہمارے خیالات

"جیسے اُس کے دل کے اندیشے ہیں ویساہی وہ ہے"۔ امثال ۲۳: ۷۔ اس متن سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص ٹھیک ایسا ہی ہوتا ہے جیسے اُس کے خیالات وحرکات ظاہر کرتے ہیں نہ کہ جیسا وہ معلوم ہوتا یا اپنے آپ کو بتاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی حرکات کا ذمہ وار ہے اگرچہ ان کے مطالب نہ بھی پورے ہوں۔ مثلاً اگر کوئی شریر آدمی اپنے کسی ہمجنس انسان کو قتل کرنے کی کوشش میں غلطی سے کسی جانور کو قتل کردے اور یوں اُس کا ہمجنس بچ جائے تو وہ اپنے اس بُرے ارادے کے جرم سے بری نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنے دل میں اُس کا خونی ہو چکا۔

ہمارے کام اور حرکات ہمارے خیالات سے رہنمائی پاتے ہیں ہر ایک کام اور بات سے پہلے اُن کا خیال ہمیں پیدا ہوتا ہے ہمارا کسی بات کا سوچنا اور بعدہٗ اُس کا کرنا یا کرنے کا فیصلہ کرلینا ہمیں ہمارے نیک یا بدکاموں کا ذمہ وار بناتا ہے پس نیک کام انجام دینے کے لئے چاہئے کہ صرف پاکیزہ اور نیک خیالات ہی کو اپنے دماغ میں جگہ دیں۔ اس جگہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ناول اور عشق آمیز کتابوں کے پڑھنے سے بہتوں کے اخلاق پر پانی پھر گیا ہے۔ ایسی کتب کے مطالعہ سے قطعی اجتناب کرنا چاہئے اور چاہئے کہ بجائے ان کے مذہبی اور اخلاقی کتابیں اپنی روزانہ تلاوت کا طریق بنائیں۔ یہ باتیں ہمارے خیالات کو پاکیزہ رکھنے میں بہت مدد دینگی اور پھر یہ پاکیزہ خیالات بعد ازاں قدرتاً ہمارے اصول بن جائینگے جو ہمارے آئندہ خیالات پر حکومت کرینگے اور ہماری زندگی پہلے کی نسبت زیادہ اعلےٰ بن جائے گی۔

خیالات جو اتفاق سے ہمارے دلوں میں گذرتے ہیں نیک یا بد اثر پیدا نہیں کرسکتے۔ سوائے ان کے جنکو ہماری طبیعت مانتی یا اُن پر عمل کرنے کی خواہش کرتی ہے۔ فلپیوں ۴: ۸ میں ہم پڑھتے ہیں "غرض اے بھائیو جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کیا کرو۔ اس میں ہمیں نصیحت نہیں کی گئی کہ ان خیالات کے سوائے اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دیں بلکہ یہ کہ ان باتوں پر غور کریں"۔ ہم بُرے خیالات کو اپنے سامنے سے روک نہیں سکتے لیکن ایسے خیالات پر سوچنے اور غور کرنے سے باز رہنا تو ہمارے اختیار میں ہے۔ قطب نما کی سوئی اگرچہ اسکو کتنا ہی چھیڑا یا دبایا جائے آخر کار جب چھیڑ چھاڑ نہ ہو سکتی۔ اپنی اصلی جگہ کو اختیار کرلیتی ہے جہاں سے شمال کا رُخ بتاتی ہے بُرے خیالات کا چاہے کتنا ہی دباؤ ہم پر کیوں نہ پڑے چاہئے کہ مثلِ قطب نما ہم اپنے دلوں اور خیالوں کو منہ جہ بالا باتوں پر لگائیں جو ہم کو مسیح کا دجو سچی کا مقناطیس ہے اور بہشت کا اشارہ دیتی ہیں۔

لیکن کیوں ہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان باتوں پر غور کریں اور سوچیں؟ اس لئے کہ ہمارا چال چلن اور ہمارے خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس شخص کی نسبت جو بُرے خیالات کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے یہ اُمید رکھنا کہ وہ نیک عورت یا مرد بن جائیگا ایسا ہی ہے جیسا ببول کے درخت سے انجیروں کی توقع رکھنا۔

پھر ہم ۲ کرنتھیوں ۱۰: ۵ میں پڑھتے ہیں کہ ہر ایک مسیحی کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک خیال کو قید کرکے مسیح کا فرمانبردار بنا دے"۔ پس ہم اپنے خیالات کو جانچ کر معلوم کرسکتے ہیں کہ ان میں سے کون کون سے خدا کی مرضی کے مطابق ہیں۔ اُس مردِ خدا کی دعا کو جس نے اپنی مرضی کے مطابق پایا تھا ہمارے لئے کیا ہی عمدہ نمونہ ہے۔ "میرے منہ کی باتیں اور میرے دل کی سوچ تیرے حضور میں پسند آئیں۔ اے خداوند میری چٹان اور میرے فدیہ دینے والے"۔ زبور ۱۹: ۱۴

الرقم امین بیلی لاہور

ایک نظر اِدھر بھی

سلیمان نبی اسرائیل کے بادشاہوں میں ایک اعلیٰ درجہ کا بادشاہ تھا سونا اور روپا اُس کے ایام میں بہت ہی کثرت سے تھا۔ لیکن اس اعلیٰ درجہ کے بادشاہ کے سر میں دولت وشان وشوکت کا ایسا جنون سمایا کہ اُس کے بڑھانے اور قائم رکھنے کے لئے اپنی ہی قوم پر بڑا بھاری جوار رکھا جو کہ ایک سبب تھا کہ سلطنت چاک ہوگئی نیز تواریخ کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ ہر ایک سلطنت جس کے سر میں اعلیٰ درجہ کا جنون سما گیا اور آخر اسی وجہ سے ظلم وتعدی اور عیش وعشرت پکڑ بادھی آخر پست ہوگئی۔

نپولین بوناپارٹ جس نے تھوڑے عرصہ میں قریباً تمام یورپ کو فتح کرلیا۔ اُس کے بھی سر میں کچھ ایسا جنون سمایا کہ دعوے کرنے لگا کہ میں نبی آدم سے کچھ اعلیٰ درجہ کا ہوں جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ جزیرہ سینٹ ہلینہ میں جلاوطن کیا گیا اور مرگیا۔

ہمارے ہندوستان میں بھی اس اعلیٰ درجہ کا جنون تو مدتوں سے سمایا تھا۔ جس کا فیصلہ بھی جلد ہونیوالا نہ تھا جب تک حقیقی خاکساری اس اعلیٰ درجے کے جنون کی جگہ جاگزیں نہ ہو۔ بقول:۔

اے قطرہ منی سرِ عاجزی بنہ
کابلیس را غرور منی خاکسار کرد

چنانچہ نورافشاں مطبوعہ ۲۲ ماہ دسمبر ۱۹۱۰ء میں بہ عنوان "اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں انجیل کی خوشخبری"۔ ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس میں لائق نامہ نگار نے وہ وسائل بیان کئے ہیں۔ جن سے انجیل کی خوشخبری اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں پھیل سکتی ہے۔ جس کے بارے میں میں صرف اتنا جتانا چاہتا ہوں کہ انجیل بوجہ زندہ کلام خدا ہونے خمیر کی طرح ان اعلیٰ درجہ کہلانے والوں میں یہاں تک متاثر ہوگئی ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ درجہ کے اندھیرے سے واقف ہو گئے

ہیں لیکن اُس کو ترک کرنے کے بجائے اُس کی مدحت وغیرہ کر رہے ہیں۔

مثلاً بُرے و پُرانے دستور ترک کئے جا رہے ہیں اور نئی اور مسیحی شائستگی اُنکی جگہ دخل پا رہی ہے۔ آخر کہاں تک؟

نتیجہ کچھ دور نہیں صرف ہماری زندگیوں میں مسیح مصلوب کو دیکھنے کے منتظر ہیں۔ نیز اگر ظاہرہ مسیحیت کی مخالفت بھی ہے تاہم خوف نہیں کیونکہ مخالف صرف سمندر کی ریت پر کھڑا ہے مکاشفات ۱۲: ۱۸۔

یاد رہے وقت دور نہیں جبکہ ایکدم یہ سب مخالفت اور اعلیٰ درجہ کا جنون دور ہوگا اور یسوع مسیح کے نام کو جلال ہوگا جبکہ ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریہ ہوگا۔ آمین

جی۔ کیلب

تپدق کا ایک نیا علاج

اخباروں میں یہ تحریر شایع ہو رہی ہے کہ کیلے کا پانی تپدق کے لئے مفید ہے بیان کیا گیا ہے کہ وینیزویلا جنوبی امریکہ کے ملک برزیل کے ایک ڈاکٹر ہیں انہوں نے تپدق کے متعلق ایک تحریر شایع کی ہے جس میں بتلایا ہے کہ کیلے کا پانی پینے سے یہ مرض دفع ہو جاتا ہے وے لکھتے ہیں کہ ایک تپدق کے مریض کو انہیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اُس کی بیماری بڑھ گئی تھی اور ہر روز کھانسی ستاتی تھی بلغم زیادہ نکلتا تھا رات کے پچھلے پہر پسینا آتا تھا بخار زیادہ ہوتا تھا اس کا بدن سوکھ کر کانٹا سا ہو گیا تھا پیچش بھی ستاتی تھی۔ بھوک مر گئی تھی اور یہ بیماری اس کی خاندانی تھی لیکن ہر روز ۲۰ انچ لمبی کیلے کی ٹہنی میں سے پانی نکالکر اُس میں سے ۵ تولہ پانی دو دو گھنٹہ بعد پینے سے تین دن میں بلغم کا گرنا بالکل بند ہو گیا تھا اشتہا بڑھ گئی اور اُس میں چلنے پھرنے کی ہمت آنے لگی وہ یہی چیز دو ماہ تک استعمال کرتا رہا اور دو ماہ کے بعد وہ بالکل اچھا ہو گیا۔ راقم مادھوی بی سی فسک راجپور ضلع ڈیرہ دون

راجپوتانہ جیوبلی کنونشن

(۱) جیو یا روح کی بابت خیال۔

(الف) ویدک زمانہ سادہ تھا۔ آریہ وسط ایشیا سے اس ملک میں پناہ لینے کو آئے تھے۔ ویدوں میں روح مانی گئی کہ ہر ایک آدمی میں روح ہے۔

(ب) درشنیک پرش انیک ہیں پرش نرگن ہے۔

بے شمار روحیں۔ بے شمار شنیا ہیں کچھ نہیں ہے۔ ویدانت والوں کے خیال میں آتما ایک ہے جیون نام نہیں ہے۔ انیک نہیں پر ایک ہی آتما ہے۔

(ج) پرانوں کے زمانہ میں ویدانت کا سا خیال ہے کہ وہی ہر گھٹ میں ہے۔

(۲) بندھن (الف) ویدک اس امر میں متفق ہے ہم گناہ کا بندھن مانتے ہیں یہ ذاتی گناہ ہے۔ ورون دیوتا سے ایک رشی کی دعا۔ باپ دادوں کے گناہ سے بار بچھڑے کی طرح رسی سے باندھا ہوں۔ مجھے چھڑا دے۔" ورون مخالفت بغاوت سے چھڑا (ب) درشنوں میں اور ہی خیال پایا جاتا ہے "پرکاش پرکرتی میں پھنس جاتا ہے۔ مادہ کے تعلق میں آیا تو بندھ جاتا ہے بلور پر لال پھول ہو تو لال ہے (۳) بندھن کا نتیجہ (الف) ہمارے خیال کے مطابق وید میں آواگون نہیں ہے (ب) درشنیک میں بندھن ہے۔ آواگون کی تعلیم درشنوں کی ہے (ج) پرانوں میں بھاگوت گیتا میں ہے۔ "جیسے کپڑوں کو چھوڑ کر دوسرا کپڑا پہنتے ہیں ویسا ہی دیہ کو آتما پہنتا ہے" آواگون میں آنا اور چھٹکارا کبھی بھی نہیں

(۵) موکش (الف) ویدک۔ بہت کچھ بائبل کے مطابق ہے وے مردے کے لئے اُس کو پھونکتے وقت کہتے تھے "اس مردہ کو پتروں کے پاس لیجا زندگی ملیگی۔ نیکوکاروں کے عالم میں لیجا" دہشت کا خیال تھا) خیال قیامت تھا۔ اُس عالم میں پہونچنے پر جسم ملتا ہے یہ نہیں کہ پھر آوے موکش کے لئے ویدک طریقے ہیں۔ علامت ہم میں حقیقت ہے۔

رگوید کے دسویں منڈل میں پرش کی قربانی کا بیان ہے۔ سب سے اول خلقت کا پلوٹھا ہے یہ مسیح بے گناہ کا کفارہ تو ہے (ب) گیان مارگ میں اُلٹا خیال ہو گیا۔ گیان مارگی کہتے ہیں کہ کفارہ کی ضرورت نہیں ہماری عقل ہی پہونچا دیتی ہے۔ تارک الدنیا ہو اس خیال کے مطابق نجات نہیں ہے۔ آجکل گیتا کا کم زور ہے۔ اُس میں بھی کرم کی تعلیم ہے کہ کوئی کام کرو پھل کسی پر نہ لگانا (ج) پرانوں میں بھی اولی حالت ہو سورگ نرک کا خیال ہے اور آواگون کا بھی ہے (۴) ہمیں کیا کرنا چاہئے

(الف) خدا کی بابت شخصیت کو پیش کرو وہ جو ایک ہے ایک میں تین ہے۔ ایک خدا ہے اور ایک ہی میں تثلیث ہے۔ آریہ سماج کی تثلیث۔ خدا۔ روح۔ مادہ تین خدا مانتے ہیں۔ پر وہ خدا باپ بیٹا روح القدس ہے (ب) روح کی بابت روح شخصیت والی ہے (ج) بندھن گناہ اور ذاتی گناہ ہے (د) بندھن کا نتیجہ سورگ نرک ہے (ہ) موکش آنے والی قربانی کی پیشینگوئی گیان مارگیوں سے کہو نفس کُشی نجات کا پھل مانتے ہیں پرانوں کی تعلیم کے مطابق نس کلنک مسیح ہے۔ بھگتی ہم اپنی زندگی سے بھگتی کو ظاہر کر سکتے ہیں۔

۳ سے ۵ بجے شام آدمیوں کا جلسہ میر مجلس پادری آر جی سکاٹ مرزا ڈاکٹر میکلفل صاحب نے درس دیا مضمون لوقا ۲۴ باب ۲۹ سے ۳۵ آیت تک۔

(۱) آدمی کا ایمان اُس چور نے کہا (۲) مسیح کی محبت آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا (۳) خدا کا فضل جس سے ہم گناہگار بچتے ہیں۔ ۱ سے ۳ بجے شام تعریف کا جلسہ میر مجلس مسٹر ہنسلی صاحب ساکن جیپور ۸ بجے سے ۱۰ بجے شام میر مجلس پادری اے۔ آر۔ لوہ اور پادری طوچند نے درس دیا مضمون کارگر مشنری خدمت میں دعا کی جگہ۔ یہاں بہت ہیں جن کا نام مشنری ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مشنری کام کیا ہے؟ ہم سب اس کی بادشاہت کو پھیلاتے ہیں مسیح کے ساتھ ہیں۔

(۱) یہ نجات کا کام ہے۔ خدا اس کام کو کسی اور تدبیر سے





نہیں رکھتا تھا۔ سوائے اس کے کہ خدا خود اس دنیا میں آجاوے ویسا مشکل و ضروری کام تھا۔ خدا کو انسان بننا تھا کیسا عالی اور افضل کام تھا۔ مسیح اوّل مشنری تھا۔ مسیح کی دعا کی زندگی تھی۔ آزمائش اور غم اور دکھ کے وقت دعا مانگنا سکھلایا خدا کو دعا کرتا تھا۔

(۲) دعا کیا ہے۔ حقیقی دعا کس طرح سے جانی جاتی ہے (الف) دعا پاکیزگی کی جگہ ہے۔ یسعیاہ ۶/۱ (ب) دعا آلہ ہے ایک ہاتھ سے لیتے اور دوسرے سے دوسرے کو دیتے ہیں۔ راستباز کی دعا سے بڑا اثر ہوتا ہے۔ نالائق ہیں روک ڈالتے گناہ ہے۔ پس ہم لوگ اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کریں۔ جس طرح خدا کے بندے ایوب نے کیا۔ ایوب ۴۲ باب ۵ سے ۶ آیت (ج) دعا قدرت کی جگہ ہے۔ عالم بالا کی روح القدس کی قدرت چاہیے (د) دعا زندگی کی جگہ ہے۔ روحانیت کا بنیاد دعا سے زندہ ہوا۔ مردہ کلیسیا کے لئے دعا کریں۔ طاعون کے مردے پر نہ رکھیں۔ انگلینڈ میں ایک لڑکی نے ایک دفعہ اتوار کو پاسبان کے منہ سے سُنا تھا کہ آنے والے اتوار کو پانی کیلئے دعا کی جاویگی۔ سو یہ لڑکی چھاتا اور برساتی لیکر آئی۔ پوچھا گیا کہ کیوں لائی۔ اُس نے کہا کہ دعا مانگی جاویگی اور بارش ضرور ہوگی اس لئے لائی ہوں۔ وہ پاسبان جس نے یہ پوچھا تھا شرمندہ ہوگیا۔ دیکھو اُس کا کیسا ایمان تھا۔ بھائی بچانن خاں۔ جس زندگی میں گناہ ہے وہ کامیاب نہ ہوگی۔ گناہ یا ہلاکت لیکر جاویں تو غیر قوموں کو کیونکر بچاوینگے؟ جن کی زندگی پاک ہو وہ مشنری ہے۔ مسیح کامل انسان تھا۔ اُس کو دعا کی بڑی ضرورت تھی۔ ہمیں کتنی زیادہ ضرورت ہے؟ خدا کی حضوری کو دعا میں تیہ کیا۔ وہ پانی پر چلتا ہے۔ جس کے ساتھ خدا کی حضوری ہے پانی اُس کو ڈبوتا نہیں گتسمنی میں مسیح کیسا دعا مانگتا ہے۔ اُس نے صلیب پر بھی دعا مانگی۔ "اے باپ انہیں معاف کر" اگر مصلوب شدہ زندگی ہے تو ہم سے ایسی دعا نکلے گی اعمال ۷ باب ۶۰ آیت پولوس کی طرح دعا کریں گے۔ یرمیاہ کی طرح قوم کی شکستہ حالی کو دیکھ کے دعا کریں گے یرمیاہ ۹ باب ۱ آیت یہ مشنری خدمت ہے یسعیاہ ۶ باب ۸ آیت ۹ باب ۲ آیت یرمیاہ ۱ باب ۱۰ آیت۔

منگل ۲۴ تاریخ ۸ بجے سے ۸½ بجے صبح تعریف اور دعا کا جلسہ میر مجلس پادری ڈبلیو۔ جی۔ آر۔ پادری ڈاکٹر مکفل صاحب نے درس دیا۔ مضمون کلیسیا اور مسیح کا رشتہ (الف) افسیوں ۴ باب ۱۵ آیت "مسکن بناؤ" (ب) یوحنا ۱۵ باب پہلی سے ۵ آیت (ج) پہلا قرنتیوں ۱۲ باب ۲۷ آیت افسیوں ۵ باب ۳۰ آیت (د) انسانی رشتہ داری (افسیوں ۵ باب ۲۵ سے ۳۱ آیت) ان چاروں باتوں کے رشتہ سے ظاہر ہے کہ تعلق ایک ہی ہے۔ ویسے ہی ہم ایمان دار بھی مسیح میں ایک ہی ہیں۔ عملی نصیحتیں یہ ملتی ہیں (الف) گلتیوں کا ۲ باب ۲۰ آیت مسیح کا کفارہ ظاہر ہوتا ہے۔ گلتیوں کا ۶ : ۱۴۔ دوسرا قرنتیوں ۵ باب ۱۴ سے ۱۵ آیت یسوع مسیح کی راستبازی ہماری ہوگئی ہے (ج) غیر فانیت یسوع کہتا ہے کہ میں جیتا ہوں تم بھی جیو گے۔

چال چلن کی بابت نصیحتیں۔

(الف) مسیح یگانگت کے لئے التماس ہے۔

(ب) ہم بھائی ہیں کہ ایک دوسرے کی لیاقت الگ الگ ہے

(ج) پاکیزگی کے لئے زور دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہمارے بدن خدا کی ہیکل ہیں۔

(د) مسیحی کو یقین ہونا چاہئے۔ گنڈون صاحب کہتے ہیں۔

(۱) قیامت کے دن میں مسیح کا بدن کامل ہوگا۔

(۲) تیرتے وقت پانی میں سر اوپر رکھو تو نہ ڈوبو گے۔ جب تک کلیسیا کا سر ہو وہ ڈوب نہیں سکتی۔ ہم مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے اس لئے اس کے ساتھ جی بھی اٹھیں اب اس کی زندگی سے زندہ رہیں۔ یہ باتیں یکتائی پاکیزگی الگ الگ نصیحتیں یقینی ہونی چاہئیں۔

باقی آئندہ

ایک نبی

استثنا باب ۱۸ - ۱۷ و ۱۸ آیتیں اور خداوند نے مجھے کہا کہ اُنہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا میں اُنکے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا وغیرہ۔

تعلیم یافتہ محمدی فی زمانہ اس پیشینگوئی کو اپنے رسول کی بابت بہت کم استعمال کرتے ہیں زیادہ تحقیقات کرنے سے اُنکو اتنا تو بخوبی معلوم ہوگیا ہے کہ جس طرح دنیا کے سردار کی بابت اُن کے رسول کی بے حقّی تھی۔ اگرچہ ایک وقت اُسکو انجان میں بہت خوشی سے استعمال کرتے تھے لہٰذا اب اُنکو معلوم ہوگیا کہ اُن کے نبی کا کچھ حصہ اس پیشینگوئی میں ہی نہیں ہے مگر اب تک بعض کم فہم اِدھر اُدھر کی کرتے ہو جاتے ہیں جنکے دل سے یہ وہم دور نہیں ہوا ہے اور جنکی دلیل یہ ہے کہ کل عبارت کے لفظی معنے یہی نکلتے ہیں کہ لفظ بھائیوں سے یہودی قوم مراد نہیں ہے۔ کیونکہ موسیٰ تو خود یہودیوں سے مخاطب ہو رہا تھا۔ بلکہ اس سے اسمٰعیلیوں سے مراد ہے جو کہ یہودی قوم سے علیحدہ مگر ایک ہی جڑ کے نکلے ہوئے۔

اس کے جواب میں اوّل تو یہ دیکھنا فرض ہے کہ کیا اسمٰعیلیوں پر کل رشتہ داری کا خاتمہ ہے۔ اگرچہ یہ لفظ بھائی اسمٰعیلیوں کے لئے استعمال ہو سکتا ہے تو ان سے زیادہ حق ادومیوں کا ہے یعنی عیسو کی نسل جنکی رشتہ داری یہودیوں سے زیادہ نزدیک تھی بہ نسبت اسمٰعیلیوں کے پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ لوط جو ابراہام کا بھتیجا تھا اسکی اولاد رشتہ داروں کی فہرست میں شامل ہے یعنی عمون اور موآبی۔ دیکھو پیدائش ۱۹ باب ۳۷ و ۳۸ آیتیں یہ بھی تو بھائیوں کی فہرست میں آگئے ماسوائے اسکے قتورہ کے ۶ پیدائش ۲۵ باب الثانیہ سے ۴ آیتیں۔ ان کا بھی ویسا ہی درجہ ہے جیسا اسمٰعیل کا مگر ان میں سے کوئی برگزیدہ قوم سے کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رکھ سکتے۔ اگرچہ ان کا

ذکر بعض وقت پاک کتاب میں آیا ہے۔ اس کا مل جدائی کا سبب پیدائش ۵۰ باب ۵ آیت میں بتلا دیا ہے سب ایسے انتظام کے بعد یہ خیال کرنا کہ موسیٰ اپنے پچھلے وعظوں استثنا ۱۸ باب ایک نبی کا ذکر کریں جو کہ ان نکالے ہوؤں کے سلسلے سے برپا ہو بالکل واہیات اور خیالی پلاؤ کا کھانا ہے۔ لیکن ہم نے تھوڑی دیر کے لئے مان لیا کہ استثنا ۱۸ آیت میں ایک نبی کا اشارہ دیتا ہے بھائیوں میں سے کیونکہ لفظ بھائیوں کا استعمال ہوا ہے تو پھر استثنا ۱۸ باب ۱۵ آیت کی بابت کیا کہا جاوے۔ اگر وہاں لفظوں پر جاتے ہو تو یہاں دو شرطیں ہیں کہ آنیوالا نبی تیرے درمیان سے بھی ہو یعنی یہودی اور تیرے بھائیوں سے بھی ہوا۔ اگر یوں ہی رکھتے ہو تو جب بھی یہ پیشینگوئی مسیح پر پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ تیرے درمیان سے بھی تھا یعنی یہودی اور تیرے بھائیوں سے بھی تھا کیونکہ موآبی خون ایک داوی کے وسیلے اُس میں تھا۔ کیا یہ دونوں شرطیں محمد صاحب میں پوری ہوتی ہیں۔ سوال محمدی کہتے تو ہیں کہ وہ بھائیوں سے تھا یعنی اسمٰعیل مگر پندرھویں آیت تو ایک اور ضروری خوبی کا ذکر کرتی ہے یعنی تیرے درمیان سے۔ کیا محمد صاحب کی نسوں میں کوئی بتلا سکتا ہے کہ کچھ یہودی خون تھا۔

یہ ایک تواریخی بات ہے کہ قدیم یہودی مفسرین نے ایک زبان ہو کر اس نبوت کو آنیوالے مسیح کی بابت عائد کیا ہے۔ اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ مفسرین کی دانست میں آنیوالا مسیح اضحاق کی نسل یہودا کے فرقے اور داؤد کے خاندان سے ہونیوالا تھا اور یہ بھی تواریخی بیان ہے کہ سامریوں کا فرقہ جو اب تک موجود ہے توریت کی کل کتابوں کو رد کرتا ہے صرف موسیٰ کی پانچوں کتابوں کو برحق سمجھتے ہیں۔ اُن کے خیالات آنے والے مسیح کی بابت بلکل یہودیوں کے بالشندے سے انتہا نہیں چنانچہ اسی نبوت پر اس کی ایک مثال انجیل مقدس یوحنا ۴ باب ۲۵ آیت میں دیکھو۔

ہم ذرا آگے جاتے ہیں اور بہت سی مثالوں کو چھوڑ کر صرف دو کو لیویں جہاں یہ لفظ تیرے بھائی یا اُن کے بھائی آتے ہیں استثنا باب ۱۷-۱۵ آیت وہاں بادشاہوں کے مقرر ہونیکا ذکر ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ لفظ تیرے بھائیوں کا استعمال ہوا ہے مگر جتنے سلاطین ہوئے ساؤل سلیمان وغیرہ سب یہودی تھے۔ نحمیاہ ۵ باب ۱ آیت۔ ان سب سے معلوم ہو جائیگا کہ مقدس روایت عبرانی محاوروں سے اور یہودی تواریخ کے جاننے سے کہ لفظ بھائی کسی باہر والے کو اشارہ نہیں کرتا ہو چاہے یہودی قوم سے کتنا ہی دور یا نزدیک کا رشتہ ہو بلکہ اب کسی شخص کو صرف یہودی قوم کے درمیان میں۔

نیا خیال

مگر ہمارے محمدی بھائی بعض وقت یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ سوال جو یوحنا اصطباغی سے پوچھا گیا اس سے تو یہ بات نکلتی ہے کہ پوچھنے والوں کے خیال میں آنیوالا مسیح اور موسیٰ کی مانند نبی ایک نہیں بلکہ دو مختلف شخص ہیں انجیل مقدس یوحنا ۱ باب ۱۹ آیت۔ مگر ہم نے مانا لیکن محمد صاحب کے دعوے کو کیا فائدہ ہو گیا کیونکہ اُس زمانے کی تواریخ ہم کو یہ بتلاتی ہے کہ وہ خاص زمانہ مختلف اُمیدوں کا زمانہ تھا جبکہ لوگ درستی سے بتلا نہیں سکتے تھے کہ کس خاص چیز کے منتظر ہیں۔ جیسے موسیٰ کے بعد زمانے گزرتے گئے اور نئی نبوتوں اور روایتوں نے یہ نتیجہ پیدا کر دیا تھا کہ علاوہ آنیوالے مسیح کے ایک یا ایک سے زیادہ قدیم انبیا اس زمین پر پھر آ پہنچینگے مثلاً کتاب ملاکی نبی ۴ باب ۵ آیت سے لوگ سمجھ گئے تھے کہ الیاس پھر آویگا یہ عام اُمید تھی کہ یرمیاہ واپس آویگا تاکہ وہ اُس جگہ کو بتلا دے جہاں اُس نے خدا کے خیمہ اور عہد کے صندوق اور قربان کے ذبح کی ہیکل کی بربادی کے وقت چھپا دیا تھا۔

ہم ان اُمیدوں کا پتہ بار بار پاتے ہیں۔ دیکھو انجیل مقدس متی ۱۶ باب ۱۳ و ۱۴ آیتیں جب یسوع نے کل چلن اور مختلف اُمیدوں کا زمانہ تھا یوحنا کو بھی بعض لوگ خیال کرنے لگے کہ شاید مسیح یہی ہے۔ دیکھو انجیل مقدس لوقا ۳ باب ۱۵ آیت۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ان یہودیوں نے جنہوں نے یوحنا سے سوال کیا تو مسیح کو اور آنے والے نبی کو دو مختلف شخص سمجھے۔ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ ہم تواریخ سے جانتے ہیں کہ اُس زمانے کے علما اور شریعت کے اُستاد نہیں سمجھتے تھے کہ توریت کی کل نبوتیں اور نشانات ایک ہی شخص میں پورے اور ختم ہونگے۔ ہم بار بار خداوند مسیح کو پاتے ہیں کہ مذہب کے اُستادوں کو وہ ملامت کرتا ہے کہ وہ اپنے نوشتوں سے واقف نہیں ہیں یا نہ تھے۔ نوشتوں کو نہ جانکر دیکھو انجیل مقدس متی ۲۲ باب ۲۹ آیت انجیل مقدس لوقا ۱۱ باب ۵۲ آیت اور انجیل مقدس یوحنا ۵ باب ۳۹ آیت

مگر ہم یہ خیال نہ کریں کہ اُس زمانے کے سب یہودی ان شخصوں کی مانند تھے جنہوں نے اصطباغی سے سوال کیا تھا۔ دیکھو انجیل مقدس یوحنا ۱ باب ۴۵ آیت اور ۶ باب ۱۴ آیت اور ۷ باب ۴۰ آیت اور ۴ باب ۲۹ آیت۔

قرآن شریف کے اکسٹھویں سورہ[۶۱] میں عیسیٰ ابن مریم احمد کا ذکر کرتے ہیں جو اُن کے بعد آویگا۔

سوال۔ یہ سطرح قرآن شریف میں کوئی ایسی دعویٰ محمد صاحب کا موجود ہے کہ میں وہ نبی ہوں جس کا ذکر موسیٰ نے کیا تھا یا عیسیٰ نے کیا اسلام ہو کہلا سکتا ہے کہ محمد صاحب کے جانشینوں نے یہ دعویٰ محمد صاحب کے بارے میں دیا حق ہیں کبھی کیا۔ انجیل شریف سے تو یہ ہم پاتے ہیں کہ پیشتر اس کے کہ اسلام کا ذکر بھی کسی نے نہ سنا ہو مسیح دو شاگردوں کے ساتھ اماوس کی بستی جاتے وقت اپنی بابت سب باتیں جو کلام پاک میں تھیں اُن پر روشن کر گیا۔ اور لکھا ہو کہ سب سے پہلے موسیٰ سے شروع کیا دیکھو انجیل مقدس لوقا ۲۴ باب ۲۷ آیت اور اعمال کی کتاب کے ۳ باب میں صاف بیان ہے کہ کس رسول نے جو پہلی منادی کی ہے بخوبی سمجھا دیا کہ قدیم نبوت ان کے اُستاد ہی میں پوری ہوئی اور آگے چلو نبوت یہ ہے کہ نبی میرے مانند ہوگا۔ یہودیوں سے مخاطب ہوگا اور جو کوئی اُس کی نہ سنے وہ برباد ہوگا۔ محمدی اکثر کہا کرتے ہیں کہ محمد صاحب میں اور موسیٰ میں بہت ہی مشابہت تھی۔

وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ کی مانند محمد صاحب نے خدا کا جہاد کیا اپنے لوگوں کو جنگ پر لے گیا اور اُن کو شریعت عنایت کی۔ افسوس کہ ان چیزوں سے مشابہت گنانا خود بخود جہالت



ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ بیٹے کی نسبت یعنے ختنہ کی نسبت یہہ یاد رکھنا چاہئے دیکھو انجیل مقدس یوحنا ۷ باب ۲۲ آیت ختنہ موسیٰ سے نہیں بلکہ باپ دادوں سے ہے۔

جنگ کی بابت ہم کہیں نہیں پاتے ہیں کہ موسیٰ کبھی کسی لڑائی میں خود سپہ سالار بنکر شامل ہوا۔ دانتوں کا کھودینا تو درکنار ہم ہمیشہ یہ پاتے ہیں کہ لڑائی میں سرداری یشوعہ کو دیجاتی تھی۔

شریعت ہم اس کی بابت یہ پاتے ہیں کہ جو کچھہ موسیٰ نے سنایا اُس کو عنایت ہوا سو کسی دوسرے کی باتوں کا دوہرانا نہ تھا۔ بلکہ بالکل نئی ہدایت۔

اب جتنی باتوں کی تعلیم محمد صاحب نے دی۔ سوائے مکہ کے حج کے باقی اسلام کی جتنی باتیں ہیں یعنی خدا کی وحدانیت اور ہستی اور فرشتے۔ نبوت کا درجہ۔ الہامی کتابیں۔ قیامت وخیرات۔ روزہ۔ ان میں سے کونسی بالکل نئی تھیں جن سے یہودی اور مسیحی واقفیت نہ رکھتے تھے۔ افسوس صد افسوس ہولناک افسوس۔

محمد صاحب کا دعوٰی وہ نبی ہونے کا جس کا ذکر موسیٰ نے کیا اس پر دنیا جب ہی غور کرے گی اور تسلیم کریگی۔ جب دکھا دیا جاوے کہ مثل موسے کے محمد صاحب بادشاہوں کی بیٹی کا بیٹا تھا۔ مصر میں رہ چکا تھا بہت سے بچے اس کی پیدائش کے وقت قتل کئے گئے۔ علم اور حکمت سے معمور ایک جورو کے شوہر۔ ظالم کا سامنا کرنے والا۔ عجیب کاموں کے کرنے والے جو اپنے لوگوں کو سمندر سے نکال لایا۔ اُن کو معجزانہ خوراک کھلوائی۔ خدا اور انسان کا درمیانی بنا اور جس کی مزاج میں حلم۔ اس کے دفن کی جگہ کسیکو معلوم نہیں اور آخر میں یہ بھی دکھلانا چاہئے کہ یہودی قوم نے سزا پائی اور نبوت کے قول کے موافق برباد ہوئی۔ کیونکہ وہ اس کی باتوں کے شنوا نہ ہوئے۔ فقط والسلام

الراقم

فضل مسیح ایس۔ پی۔ جی مشن کانپور

ملک کنعان کی سیر

ممرے کا بلوط مکفلہ کی غار سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ راستہ بہت خراب ہے۔ یہاں روسیوں کا ایک پھاٹک ہے جس سے گذر کر وہاں جانا ہوتا ہے۔ تاریخ دان بتاتے ہیں ۱۲ ویں ۱۵ ویں صدی میں ابراہام کے بلوط کا صرف ایک تنہ باقی تھا۔ موجودہ بلوط بہت ہی قدیمی معلوم ہوتا ہے۔ ممکن ہو کہ ابراہام کے بلوطوں میں سے ہو یا پرانے بلوط کا پنپا تنہ ہووے اس کا بھی ایک حصہ خشک ہوگیا ہے۔ یہ جگہ روسیوں کی ملکیت ہے روسیوں نے حاجیوں کے واسطے یہاں ایک سرا بنائی ہوئی ہے یہودی اس جگہ کو تار ابی نیت کہتے ہیں۔ یہ اُس بزرگ کی رہائش کی جگہ ہے جس کو ممرے میں خدا نظر آیا۔

حبرون میں ہم سکاچ میڈیکل مشن کے ڈاکٹر پیٹرسن کے ہاں ٹھہرے اس جگہ سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سلام کے بعد سے ساعت سعید بولتے ہیں اور جواب میں مرحبا کہا جاتا ہے بزرگوں کو سلام کرنے کے بعد اُن کے ہاتھوں کو چومتے بھی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ اس جگہ کے لوگ بڑے جنگلی ہیں میں نے مشکل سے اُن کو سلام کرنا سکھلایا ہے۔ پر ناصرت کے لوگ بڑے مودب اور شائستہ ہیں۔ میں ۱۷ سال سے یہاں ہوں اور ۲ سال میں نے یہاں بڑا دکھہ پایا۔ گورنمنٹ ٹرکی کے افسر ہمارے بڑے مخالف رہے۔ عام طور پر لوگوں کو دوائی لینے کی ممانعت کیجاتی تھی۔ اس جگہ صرف ممرے کا بلوط ہی روسیوں کی ملکیت ہے مسیحیوں کی اور کوئی ملکیت نہیں۔ رومن کیتھولک لوگوں نے کچھہ زمین خریدی تھی اور قریب ۵۰ نپولین بیعانہ بھی دیا گیا تھا۔ مگر چونکہ یہ زمین وقف ہے اس لئے نہ تو زمین ملی اور نہ ہی بیعانہ واپس ہوا ڈاکٹر صاحب نے ٹرکی پارلیمنٹ کی بابت بتلایا کہ یہ پارلیمنٹ ۳۰ سال کی کوشش سے ینگ ٹرکس نے حاصل کی ہے۔ بڑی حکمت اور پالیسی سے انہوں نے فوج کو اپنا ہمراز بنالیا تھا۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

مسیح تیرے در پر کھڑا کھٹکھٹاتا ہے

کھڑا ہے مسیحا ترے دل کے در پر
صدا دے او غافل! تا وہ آئے اندر
وہ حاضر ہے تجھہ سنگ کھانیکو کھانا
وہ راضی ہو تجھہ سنگ ٹھہرنے کو شب بھر

نگہبان سب کا حقیقی وہی ہے
بھٹکتے ہیں دنیا کے چوپاں اکثر
نہیں کھولتے جو در دل کو اپنے
مسیح پاس رہتا نہیں اُن کے اگر

وہ آوارہ و بے خدا ہیں جہاں میں
نہیں جن کا ایمان ابن خدا پر
گناہوں سے سب کو چھڑاتا مسیح ہے
وہ دل صاف کر کے بناتا ہے بہتر

جو چاہتے ہیں نار سقر سے رہائی
مسیحا کو بٹھلائیں وہ دل کے اندر
بڑی رات کی دیکھہ اب سر پہ ظلمت
مسیحا ٹھہر تو مرے ساتھہ شب بھر

نہیں کوئی شافی ہے تائب! مسیح بن
بچانیکو سب کے ہوا وہ مقرر

راقم تائب لودیانوی

انگلستان کے شہر ہیسبی میں ۲ ہوائی جہاز اُڑتے وقت آپس میں ٹکرا گئے دونوں کلیں بالکل مسمار ہوگئیں لیکن جہاز ران خوش قسمتی سے بچگئے اگرچہ قدرے مجروح ہوگئے۔

مضامین

بائبل مقدس

گذشتہ سے پیوستہ

جن کے ناخدا یعنے ذریعہ علم اس بحر کی گہرائی اور قطروں سے ناواقف تھے جنہوں نے ہمت کر کے اس کشتی کو پار نہ کرایا تو کشتی کچھ ان کی رعایا خوفیہ حالت میں نہ ہوگی۔ افسوس یہی باعث اُن کی بربادی کا ہوا مگر اب تواریخوں کے پڑھنے سے اور ذاتی تجربہ کاری معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی حالت بالکل تبدیل ہوگئی ہے گورنر جنرل یعنے نائب السلطنت انگلشیہ سے لیکر ادنیٰ چوکیدار تک محنت و مشقت اور رعایا کے آرام و آسائش اُن کے جان و مال کی حفاظت کے لئے اپنے آرام کو بالائے طاق رکھکے شب و روز مستعدی دمرگی و وفاداری سے اپنی خدمت بجالاتے ہیں وہ تاریکی جو عیش کے باعث اس ہند پر چھاگئی ہوئی تھی محنت و مشقت کے ذریعہ سے کافور ہوگئی لیکن اب کیسا خوشگوار زمانہ ہے کہ لوگ جنگل و ریگستان بلا کسی خوف و خطر کے کوسوں سفر کر کے اپنے منزل مقصود کو پہونچ جاتے ہیں لٹکو و راہزن تاجران کلان کو کسی طرح کا ضرر نہیں پہونچا سکتے غریب اور کمزور اپنا روپیہ راہ میں اچھالتے چلے جاتے ہیں لیکن کوئی صدا اونہیں ہوتا ان کو نہ چوروں کا ڈر اور نہ ڈاکوؤں کا خوف ہے یہ حسن انتظام ہے کیونکہ ہر موقع و منزل پر تھانہ اور چوکیدار موجود ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا جو ظلم اور تاریکی کا زمانہ کہلاتا ہے کہ زبردست کمزوروں کا مال و متاع چھین لیتے تھے اور ان کا کوئی دادرس نہیں ہوتا تھا۔ مگر اب رحم اور روشنی کا زمانہ ہے کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پانی پیتے ہیں کچہری اور دربار برابر کھلے رہتے ہیں جس وقت جو چاہے اپنی دادرسی و فریاد رسی کر کے اپنا مقصد دلی بر لاوے۔ باقی آیندہ

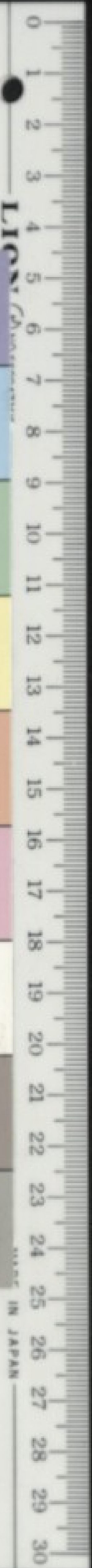
انتخاب الاخبار

یادگار رونق افروزی ملک معظم

(منشی کاہیم سنگھ صاحب)

رئیس و آنریری مجسٹریٹ میرٹھ نے بذریعہ اخبار پائیونیر ایک تجویز پیش کی ہے کہ ملک معظم کو ہندو قوم کی جانب سے ایک عظیم الشان دعوت دیجاوے اور اس کے واسطے تمام ہندو بھائی روپیہ جمع کرنیکی کوشش کریں تجویز کے معقول ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن ہر شخص کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس غیر معمولی موقعہ پر جو کچھ کرے۔ ایسا ہی غیر معمولی ہو ہندوستان میں دعوت کا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ روزانہ ہی ہمارے بھائی دعوتیں کرتے اور کھاتے رہتے ہیں۔ نہ یہ ایسا کام ہے جس میں جائز طریقہ سے لاکھوں روپیہ صرف ہونگے اس لئے ہندو قوم جیسے بڑے گروہ کے روبرو اس قدر ادنیٰ کام رکھنیکا پیش نہیں کہ وہ اس سے زیادہ کوئی یادگار رونق افروزی ملک معظم قائم نہ کریں منشی صاحب نے اس کام کے واسطے ایک ہزار روپیہ دیا ہے اور آسانی سے دو تین لاکھ ہو جاویگا جو بڑی سے بڑی دعوت کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ اہل ملک کی نظر میں یہ دعوت یادگار کا درجہ حاصل نہیں کر سکتی۔ البتہ ہز مجسٹی کو ہمیشہ یاد رہیگی اب سوال یہ ہے کہ ملک کے لئے کیا مناسب یادگار ہو سکتی ہے اس کے واسطے مندرجہ ذیل باتوں کا سوچنا ضروری ہے۔ اوّل یہ کہ وہ یادگار مستقل ہونا چاہئے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ نمائش الہ آباد کی مانند نہ ہو جس سے فیض تو ضرور پہونچا لیکن اس کا سلسلہ صرف تین مہینے میں ہی ختم ہو جانے والا ہے۔ دوئم یہ کہ فیض پہونچاتی ہے جس سے کہ اہل ملک ہز مجسٹی کو دعائے خیر سے یاد کرتے رہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری بنیادی مالک کی یادگار بھی ایسی ہی ہونا چاہئے جیسا کہ آپکا مبارک وجود ہے۔ مثل وکٹوریہ ہال کلکتہ کے نہ ہو۔ جو کہ مسافروں کی نگاہوں کو تھوڑی دیر تک ایک دلچسپ منظر پیش کرنے کے علاوہ کسی دوسرے مطلب کا نہ ہوگا۔ یہ یادگار۔ ایسی ہی مفید ہونا چاہئے جیسی کہ ہز مجسٹی کے بحیثیت پرنس آف ویلز تشریف لانے کے وقت قائم ہوئی ہو ہمارا اشارہ میڈیکل کالج لکھنؤ کی جانب ہے جو کہ جلد ہی اپنے فیض عام کا چشمہ جاری کیا جاتا ہے۔

اب ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ ملک معظم کو سب سے زیادہ کس شئے کی ضرورت ہے جس کے نہ ہونے سے اہل ملک کو نقصان عظیم پہونچ رہا ہو۔ اُس کی جانب نگاہ اُٹھانا چاہئے۔ آجکل ہر ایک شخص تسلیم کرے گا کہ روپیہ حد سے زیادہ عزت رکھتا ہے قاضی الحاجات اس کا نام درست ہی ہے لیکن اہل ملک کے پاس اس کا قحط ہے گو یا جو فعل ایسا کیا جاوے کہ اہل ہند اُس کی امداد سے روپیہ پیدا کر سکیں۔ وہ ہمارے واسطے عظیم فائدہ کا باعث ہوگا اب دیکھنا یہ ہے کہ روپیہ کس شئے سے پیدا ہوتا ہے اور آیا یہ ممکن ہے کہ ملک معظم کی یادگار قائم کرتے ہوئے یہ مطلب بر آری ہو سکے۔ ایک ہندی کی مثل ہو جس کا منشا ہے کہ تجارت میں لکشمی یعنے دولت بودوباش رکھتی ہے اور یہ درست بھی ہے سطح دنیا پر آج وہی مہذب اقوام زبردست ہیں جو تجارت میں بڑا زور رکھتے ہیں۔ انگلینڈ۔ جرمنی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ جاپان وغیرہ وغیرہ ممالک اپنی طاقت میں زور سمجھے جاتے ہیں لیکن ساتھ ہی اس کے اُن کا مقابلہ کرنے والا کوئی ملک تجارت میں بھی موجود نہیں۔ لیکن تجارت کے لئے سب سے پہلے صنعت کی ضرورت ہے اگر ہمارے پاس سامان نہیں تو تجارت کس شئے کی کرینگے۔ گویہ روپیہ صنعت سے بہم پہونچ سکتا ہے۔ با الفاظ دیگر ہماری فلاکت کا علاج صنعتی ترقی کرنا ہے یہ ایسا کام ہے کہ جس سے کسی زمانہ میں ترقی کی بلند ترین ستون پر پہونچا ہوا بھارت ورش اپنی گذشتہ عظمت و شان پھر حاصل کر سکتا ہے۔ جب صنعت کی ملک کو اس درجہ ضرورت ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم یادگار ملک معظم میں کوئی ایسا کام کر سکتے ہیں جو اس معاملہ میں مفید ہو سکے۔ ناظرین دوسری جگہ امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سوال و جواب کا ملاحظہ فرماوینگے



ہم صنعتی کالج کانپور کے متعلق آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ مسٹر سنہا کے اس سوال کے جواب میں کہ گورنمنٹ صنعتی کالج کانپور کے اجرا میں کیا کارروائی کر رہی ہے جواب دیا گیا ہے کہ سالانہ اخراجات کا معاملہ صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر کے زیر تجویز ہے کیا یہی کالج ملک معظم کی یادگار میں قائم نہیں کیا جا سکتا۔ ضرور کیا جا سکتا ہے اور شاید یہ ایسا کام ہو کہ تمام اہل ملک کے لئے یکساں مفید ہونے کے علاوہ وہ اس قابل سمجھا جاویگا کہ ملک معظم کی بحیثیت پرنس آف ویلز تشریف آوری کی یادگار سے زیادہ ممتاز رہے۔ اہل ملک کو مفید ہونے کے علاوہ اس سے گورنمنٹ بھی ایک اور بڑے خرچ سے محفوظ رہ سکتی ہے امید ہے کہ ہمارے منشی بھیم سنگھ اس طرف توجہ کرکے ملک معظم کی تشریف آوری ہند جیسا غیر معمولی واقعہ ہے۔ یہ کالج بھی اگر قوم نے اس طرف توجہ کی تو ایسا ہی عدیم المثال ہوگا ہے۔ لنکاشیر کی مانند اخبارات کہینگے کہ اس سے انگلینڈ کے سوداگران کو نقصان پہونچیگا۔ لیکن ملک معظم کے وسیع دماغ میں یہ تنگ خیالی جگہ نہیں پا سکتی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جیسی انگریز تجاروں کے بھی ویسے ہی ہیں ویسے ہی جیسا کہ ہندوستانی بھائیوں کے۔ کیا اس حالت میں ممکن ہے کہ آپ ایک کو سونے کے مٹھے رکھنے کی تھلیاں بہم پہونچائیں اور دوسرے کو ننگر میں گرودی بہم پہونچانے میں معاونت نہ فرماویں کم از کم ہم اس کو تسلیم نہیں کرسکتے اور خیال کرتے ہیں کہ کوئی بھی انصاف پسند انگریز اس کا روادار نہ ہوگا اس لئے ہمارے بھائیوں کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس کالج کے لئے بلا خیال ان چند گروہ اینگلو انڈین اخبارات کی بکواس کے اس عظیم ترین یادگار رونق افزائی ملک معظم کے لئے سامان بہم پہونچائیں اور انہوں نے اگر اپنا فرض ادا کیا تو کوئی بھی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ان کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرسکے۔

ہرکارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

(رہبر مرادآباد)

دودھ دینے والا بکرہ

{مقام چھاچھکبار کچھ کے پوسٹ ماسٹر مسٹر}

ولیپ کا بیان ہے کہ اس خبر کو میں یاروں کی تصنیف ہی سمجھتا تھا جب مجھ سے حلفیہ کہا گیا تو میں نے کہا کہ آپ چلکر دیکھنا چاہینگے چنانچہ میں گوردھن لدھو جی بھیم کے یہاں گیا اور ان سے کہا کہ آپ اپنا بکرا دکھائیں۔ اس کی بڑی شہرت ہو رہی ہے۔ انہوں نے بکرا دکھایا۔ سب علامتیں بکرے کی تھیں۔ مگر اس کی ٹانگوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے تھن بھی تھے جن میں سے دودھ بھی نکلتا تھا میں نے امتحاناً تھن پکڑا۔ اس جب سے آدھ سیر کے قریب دودھ نکلا۔ اس کے مالک جو ویشنو ہیں ان کا بیان ہے کہ ہمہ قسم کی بیماریاں کے لئے اس کا دودھ مفید ہے۔

(شانتی)

ایک دلچسپ واقعہ

{رام لعل پوری ایسٹ انڈین ریلوے کا ایک قلی ہے جس نے}

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء کو ایک بڑا بہادرانہ کام کیا وہ یہ کہ جب پنچگچھیا میں ایک طرف کو انجن شنٹ کر رہا تھا تو اس نے تین بچوں کو لائن پر کھیلتے دیکھا وہ جھٹ کود پڑا اور دو بچوں کو کود کر بچا لیا اور تیسرے لڑکے کو بچانے کی کوشش میں تھا کہ سب سے اگلی گاڑی اس لڑکے پر سے گذر گئی۔ مگر رام لعل کو کوئی تکلیف نہ پہونچی اس قلی کو پچھلے ہفتہ نئے ویسرائے لارڈ ہارڈنگ نے اپنے روبرو جبکہ ریلوے کے کل افسر اعلیٰ موجود تھے بلایا۔ جس وقت رام لعل کو خبر ملی کہ وہ حضور وائسرائے کے روبرو پیش ہوگا تو وہ بڑا خوف زدہ ہوا کہ شاید تیسرے لڑکے کے کچلے جانے کی پاداش میں اسے حکم سزا موت دیا جاویگا چنانچہ صبح سے اس نے کھانا تک نہ کھایا۔ آخر جب وہ حضور ویسرائے کے روبرو لایا گیا تو کانپنے لگا۔ مگر حضور ممدوح نے اسے تسلی دی۔ اور شاہ ایڈورڈ کا تمغہ اس کی چھاتی پر اپنے ہاتھ مبارک سے لگایا اس موقعہ پر یورپین ۲۰۰۰ آدمی دیسی کے قریب موجود تھے۔ سب نے قلی کی بہادری پر آفرین کی۔ اس تمغے کے ساتھ اگر نقد روپیہ بھی قلی کو اس موقعہ پر دیا جاتا تو وہ اس قدر دانی پر زیادہ خوش ہوتا کیونکہ اس سے اس کی چند ضروریات بھی پوری ہو جاتیں

ہندوستان

ایک قدیم شہر کا دفینہ

{کٹوا بردوان کے موضع سیتاہاٹی}

میں دس ایکڑ کا رقبہ اراضی غیر آباد پڑا ہوا تھا۔ بابو بدیہ ناتھ چٹرجی زمیندار نے اس رقبہ کو زیر کاشت لانیکا ارادہ کیا۔ زمین کھودتے ہوئے ایک قدیم ہندو راجہ کے محلات اور آبادی کے قیمتی نشان برآمد ہوئے۔ بہت سی چیزیں از قسم نقرئی وسی قلی وغیرہ کی ہاتھ آئیں اس کے بعد ایک بڑی طلائی تختی نکلی وہ تیرہ سیر وزنی ہے۔ اس پر ہندو دیوتا کی مورتیں اور کچھ عبارت کندہ ہے اس خبر کے ہونے پر مقامی حکام نے پولیس کا پہرہ تعینات کیا۔ تاکہ قدامت کے قیمتی نشان زائل نہ ہونے پائیں۔ لیکن زمیندار صاحب نے یہ دیکھکر مزید کام کھدائی کا اپنی زمین پر روک دیا۔ طلائی تختی بہت ہی قیمتی چیز ہے اس کے کندہ سے ظاہر ہے کہ اس مقام پر نئے راجہ نے اپنے محلات کی بنیاد رکھی تھی۔ سن کی امداد ظاہر نہیں کی گئی۔ کھدائی کے سلسلے میں محلات کی دیواریں اور ستون بھی دستیاب ہوئے اور قدیم آبادی کے بہت سے نشانات ظاہر ہیں۔ عجیب نہیں کہ اس خطے میں اور بھی بہت اور قیمتی سامان کا ذخیرہ ہوگا۔ کسی زمانہ قدیم میں معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر کوئی بڑا بارونق شہر آباد تھا۔ مزید حالات و معلومات کا شوق سے انتظار کیا جاتا ہے۔

(اخبار عام)

مرحوم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی یادگار جو تمام ہندوستان کی طرف سے قائم ہونیوالی ہے۔ اس کے لئے ۲۹۰۰۰۰ چندہ جمع ہو چکا ہے۔

گلدستۂ اخبار

ٹوکیو میں شہنشاہ جاپان کے قتل کے خوفناک سازش کا مقدمے پایۂ اختتام تک پہنچ گیا۔

مسمی کانا کو تا اس کی بیوی اور نیز ۲۴ ملزموں پر جرم ثابت تھا سب نے پھانسی پائی بجز دو کو

نیز ایک ملزم کو ۱۱ سال دوسرے کو ۸ سال قید کی سزا ملی تمام شاہی خاندان کے قتل کی سازش تھی۔

تحقیقات خفیہ تھی لیکن پھانسی کی سزائیں سفیران غیر و جاپانی روساء کے سامنے دیگئیں۔ عبرت۔

کیفیت کانا کو پھانسی کے وقت مسکراتا تھا جس نے آخر جنبہ کہا انارکسٹوں کی جے۔ ساتھی خاموش۔

سرسہ میں ایک شاہی بت اور ہسپتال کے لئے لالہ لیکہ لال صاحب نے ۵۰۰۰۰ روپیہ دیا ہے۔ آفرین۔

ولیعہد جرمن کلکتہ کی گھوڑ دوڑ کو طلائی پیالہ انعام دینگے ۵۰ ہزار کا انعام علاوہ ہوگا

کلکتہ کے بازار چیت پور میں پٹھان رحمت خاں نے دو ہموطنوں کو خنجر سے سخت مجروح کر ڈالا ہے۔

امریکن رشتۂ جنگ نے فوجی تقویت کے لئے ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کا فالتو خرچ ضروری سمجھ کر منظور کیا ہے۔

گرجہ یوگنڈہ کی جدید عمارت کے لئے لنڈن سے ۱۰ ہزار روپیہ بھیجا گیا ہے۔ ۱۰ ہزار اور جا گیا ہے۔

مصری علاقہ سینا میں مٹی کے تیل کی کان نکلی۔ لنڈن کی ایک کمپنی اُسکو خرید کریگی۔ نفع معقول۔

یہ تیل بذریعہ زمین دوز نہر کے سویز میں لائینگے یہاں سے برآمد کرینگے تجارت رونق پکڑیگی۔

صدر مقام برازیل کے جیل سے ۱۳ قیدیاں قتل زمین کے اندر سرنگ لگا کر فرار ہو گئے ہیں۔

خبر ہے کہ دریرچین متعینہ تبت نے ٹوشیلاما کو واپسی کے لئے لکھا تھا لیکن آپ نے انکار کر دیا

بمبئی کے پاس سنٹاکرز میں ایک بیرسٹر ہندو نے ایک نوجوان بیوہ کی شادی کی۔ مہاراجہ بہادر گیکوار بڑودہ بھی تشریف فرما تھے۔

خبر ہے کہ ہندوستانی طلباء انگلستان کی نگرانی کرنے والے عہدہ داران کو مدد دینے کے لئے لنڈن میں بابو کے۔ پی رائے سابق پرنسپل پریسیڈنسی کالج کلکتہ کے تقرر کی سفارش کی گئی ہے۔ انہیں ۵۰۰ سو روپیہ تنخواہ ملیگی۔ جو چھ ہزار روپیہ تک پہنچ سکیگی۔

موضع سیتا مڑھی ضلع بہرائچ میں ایک عالیشان محل برآمد ہوا ہے۔ اُس پر دو تصویریں ہیں۔ جن پر لکھا ہے کہ فلاں راجہ نے اس محل کی بنیاد رکھی تھی۔ سونے چاندی کی رکابیاں بھی دستیاب ہوئی ہیں۔ روایت کیا زمانہ تھا جب راجے سونے کے برتنوں میں کھانا کھاتے تھے ایک چپنی نے سونے سے یہ رتبہ چھین لیا ہے سرکار نے محل پر پولیس کا پہرہ لگا دیا ہے۔

جاپان نے ایک گرانڈیل جنگی جہاز کے بنانیکا حکم دیا ہے یہ از قسم زرہ پوش کروزر ہوگا۔ ۲۷ ہزار ٹن وزنی ہوگا۔ یہ جنگی جہاز ڈریڈناٹ وضع کا ہوگا اسکے بنانے اور مسلح کرنیکا ٹھیکہ انگلستان کے مشہور جہازی کمپنی وکرز میکسم کو دیا گیا ہے برٹش کارخانہ کا فخر ہے کہ جاپان ایسی طاقت جو خود اپنے جنگی جہاز تیار کرتی ہے برٹش کمپنی کی طرف رجوع لائی ہے جہازی ساخت میں برطانیہ اعظم کی کاریگری تمام غیر طاقتوں پر فائق ہے۔

جرمن پارلیمنٹ میں وہاں کے وزیر اعظم نے اعتراف کیا کہ برٹش گورنمنٹ نے چاہا ہے۔ کہ باہم تصفیہ کیا جاوے کہ جنگی اخراجات کی فضول ترقی روکی جاوے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ برطانیہ اعظم اور روس کے ساتھ دوستی اور اعتبار پختہ ہے بہترین مثال یہ ہے کہ آپس میں بے تکلفانہ مشورے کئے جاتے ہیں کہا کہ روس نے بھی بلحاظ دوستی و اعتبار کے ملک ایران میں ہمارے تجارتی فوائد تسلیم کئے ہیں اور یقین دلایا ہے کہ جرمن فوائد تجارت میں کسی قسم کی رخنہ اندازی نہیں کی جاویگی بلکہ بغداد ریلوے کی راہ سے جرمن مال کی درآمد کے لئے بھی وسائل بہم پہنچائے جاوینگے پس وزیر جرمن نے کہا کہ ایران میں روسی پالیسی پر کوئی وجہ اعتراض کی نہیں ہے۔

صوبہ متوسط جنگلات میں سرگوجا میں ایک شیر نے کئی آدمیوں کو مار ڈالا۔ عرصہ سے اُس شیر کی دہاک لوگوں میں بیٹھی ہوئی تھی۔ لال بہادر ہرپرشاد سنگھ ڈی رئیس گڑھ سلاکھنا پور نے جنگل میں ہانکا کرایا ایک آدم خور شیر نکلا وہ لال صاحب کے پسر کلان لالجی اودھو ہرپرشاد سنگھ ڈی کی گولی سے مارا گیا لالجی کی عمر ۱۰ سال کی ہے کشتری رئیسوں کے دستور کے موافق اس چھوٹے سے بہادر کو شیر کی نعش پر غسل دیا گیا اور پھر جس بیل سے شیر مارا گیا تھا اُس کی پوجا پاٹ کی گئی۔ لال صاحب نے تمام ملازمین کو انعامات دیئے۔ اور خیرات کی اور یہ آدم خور شیر گیارہ فٹ لمبا نکلا ہے۔ ہمارے پنجاب کے راجپوت غور سے اس خبر کو پڑھیں۔

رسید زر

بابو جلاسی رام ۱۹۱۱ء ۱۲؍ مس ایم۔ او۔ لنڈے ۱۹۱۱ء ۱۲؍ مسٹر ارین جنیسن ۱۹۱۱ء ۱۲؍ مسٹر جارج کیپ ۱۹۱۱ء ۱۲؍ کپتان کسٹ ورد ۱۹۱۱ء ۱۲؍ پادری جی۔ ایچ۔ زرانی ۱۹۱۱ء ۱۲؍ مسٹر فیض اللہ ۱۹۱۱ء ۱۲؍ لائبریرین فرنٹیئر مشن درس ۱۹۱۱ء ۱۲؍ مینجر ٹیڈنگٹن ہوم ورک ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر ایس ڈیوڈ	۱۹۱۱ء	۱۲؍
ڈاکٹر ایس جیسی	”	۱۲؍
پادری اے ڈبلیو میکملن	”	۱۲؍
” جسونت سنگھ	”	۱۲؍
گرلس بورڈنگ سکول (سیالکوٹ)	”	۱۲؍





پادری انڈریو صاحب کو جواب

اور

پرکاش کے مُنہہ پر خاموشی کی مہر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور جن سے لوگ تنگ آکر کہدیتے ہیں کہ یہ لوگ لامذہب ہیں اپنے ہاں سے کسی سچائی کا ثبوت دے نہیں سکتے اور کہتے رہتے ہیں کہ وید اور ہندو فلسفہ دنیا میں حیرت پیدا کرتے ہیں جو سراسر گپ ہے آریہ لوگوں نے زمانے کی روش دیکھکر خود ستائی اور خودنمائی کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے جو بیرونی دلیلوں سے تو مضبوط اور اندرونی دلیلوں سے گھن لگا ہوا ہے جس نے ہندوؤں کا گودا کھا لیا ہے۔ بیرونی دلیلیں ہندو ازم میں تو شیخ چلی کے خیالوں کی طرح کیمیائی اثر رکھتی ہیں اور دنیا میں بے پھل انجیر کے درخت کا کام دیتی ہیں۔

ہندوستان میں ایک فی صدی عیسائی ہونے سے حالات موافق ہیں اگرچہ مشنریوں میں حکومت کی بوپائی جاتی ہے تو یہ بھی خوبی میں داخل ہو۔ کیونکہ مسیح کے تسلی بخش کلمات کا نباہ ہوتا ہے اور لوگوں پر واضح کیا جاتا ہے کہ دیگر مذاہب عیسائی مذہب کی پاؤں کی جوتیاں ہیں۔ کمزوری ہے تو دیسی عیسائیوں میں جو برادران دھن کے سامنے مسیحی نمونہ پیش نہیں کرتے۔ سرکاری نوکریوں اور انگریزی فیشن کی تقلید میں اندھے ہوئے جارہے ہیں۔ اگر دیسی عیسائی کل کے کل ایک اچھا نمونہ رکھتے تو پادری انڈریو صاحب کو تنگ خیالی کا اظہار نہ کرنا پڑتا۔ کیا پادری انڈریو صاحب یہ چاہتا ہے کہ عیسائی ہندو مسلمانوں کی پاؤں کی جوتیاں بن جائیں؟ وہ زمانہ عدم خودداری گیا اب ایسا خیال جنوں ہو۔ بالفرض اگرچہ پادریوں میں کمزوری ہے تو بھی اُن میں مسیحی محبت روز روشن کی طرح آشکارا ہے۔ شوک - ویٹرن - گرے - وگرم نمونہ کے لئے کافی ہیں ہندوستان میں اُن کی آنکھوں کا تارا سوامی دیانند ہوا ہے جس نے کھانے اور پہننے میں کوئی کسر نہیں رکھی اور آریہ سماج کے کام والوں پر الزام لگ چکے ہیں یہ عیسائی دین ہو جس میں ہستی سے گزرجانے والے مسیحی نمونے ملسکتے ہیں۔ اگر دیکھنے والے کی آنکھ نہ ہو تو کیا کیا جاسکتا ہے؟

پادریوں کے کام میں کوئی نقص نہیں۔

کھلیاں تو کھیتے ہیں بھر سکتے ہیں بکھرے ہوئے دانوں کا چننا کام رکھتا ہے۔ ہندوستان بکھرے ہوئے دانے ہیں جن کے جمع کرنے کے لئے ایک مدت درکار ہے اس میں نہ پہلی رکاوٹ ہے نہ دوسری نہ تیسری ہندوستان ایک جہان عظیم ہے۔ یہ ضروری تھا کہ کھیت کاٹنے اور غلہ صاف کرنے کے لئے مختلف اوزاروں کی ضرورت پڑے لہذا جتنے فریق مسیحی عیسائی دین کو پھیلانے کے کام کر رہے ہیں مفید اور کارآمد ہتھیاروں کو استعمال میں لارہے ہیں جس سے کالج پارٹی مہاتما پارٹی گجرانوالہ پارٹی ورفشانہ پارٹی سکندرآباد ومختلف پورے خیالوں کو دو ہاتھ ملتا ہے لوگ ان اوزاروں کی نقل کریں تو کریں مگر پادری انڈریو صاحب کو یہ رکاوٹیں نظر آتی ہیں تعلیم یافتہ گروہ عیسائی دین کی نقل اُتارے تو خوبی میں شمار کیا جائے۔ مگر اصلیت سے رکاوٹیں نظر آئیں سوامی دیانند کی تصویر سے لیکھرام منقش رام لیکھرام گورودت وشیشر آنند ستیانند کی تصویر میں کیا ظاہر نہیں کرتی ہیں کہ مقدسوں کی قدر کرنا لوگوں میں حیرت پیدا کر رہا ہے افسوس پادری انڈریو صاحب نے صفت کی توضیح اوقات کی ہندوستان میں وہ کونسا فرق ہے جس نے مسیحی دین سے نرالا ڈھنگ نکال رکھا ہے یہ مسیحی دین کی سچائی کا اظہار نہیں؟ پادری صاحب جی اگر سمجھے تو کیا سمجھے یہ یدیں عقل و ہمت بباید گریست ۵

انجیل خدا کا کلام ہے۔

تمام مشہور زبانوں میں بائبل کا سب انسانوں کے لئے سورج کی روشنی کا کام نہیں ہے جو بدوں اور نیکوں کے یکساں ہے بائبل میں بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک ناسمجھ بھی کو اعلیٰ دماغ بناتی ہے اور انسان کو زندگی کی دشوار منزلوں سے گزار کر تمام دنیا کی بادشاہت سے نفرت دلاکر جاہ وجلال کی شانداد بادشاہت کا تاج دلوانے کی اُمید دلاتی ہے دیکھیے بائبل کا کام ہے جس نے ہندوستان میں اگر انسانوں کی کمزوریاں ان پر عیاں کی ہیں ہر ایک فرقہ کا تعلیم یافتہ اپنی اپنی پونجی کا ڈھکوسلا آگے رکھ کر بطور سانپوں کے گفتگو نہیں کررہا؟ یہ سوسائٹیاں یہ جلسے سانپوں کا باتیں کرنا نہیں؟ مذاہب میں ہل چل پڑنا نوح کا طوفان نہیں۔ افریقہ اور نوح کا طوفان نہیں سامریہ اور نیم وحشی ہندؤں کا واحد کا پرستار تھا۔ گدھوں کا باتیں کرنا نہیں۔ اور ایک ترہی کی آواز سے ہندوستان کے مذاہب کے قلعے کی دیواروں کا گرنا نہیں؟ آریہ سماج دیو سماج برہم سماج بست سبھا۔ تت خالصہ۔ مرزا قادیان بھوت نکالنے والی روحوں کا کام نہیں؟ ان سوسائٹیوں سے عیسائی مذہب کو یقین نہیں؟ کہ یہ انجیر کے درخت کی طرح بے پھل رہینگے یہ باتیں غیر عیسائی لوگوں کو تقدس کا کام دینگی اور پادری انڈریو صاحب کو اندھا ہونیکا کام دے رہی ہیں۔

عیسائی دین کی تثلیث برحق اور شافی ہے۔

عیسائی دین کی تثلیث عین قدرت کاملہ کے مطابق اور پُر مطلب ہے اور تثلیث کا جزو کل میں پایا جانا عین مرضی خدا و قانون قدرت کے موافق ہو۔ ہندو تثلیث کسی نتیجہ پر نہیں پہونچتی اور بالکل بودی ہو جو انسانوں کو مضر پڑتی ہے۔ ہندو تثلیث مردہ اور خواب میں ہے۔ عیسائی تثلیث زندہ اور جاگتی ہے از شروع سے قایم بالذات ہے اور جب تک اخیر نہ ہو۔ اگر ہندو اوتاروں میں کسی ایک میں بھی کوئی پوری صفت اُس جلالی بیٹے سے پائی جاتی تو مسیح پرچار اُن کے سامنے کچھ کام نہ دیتا جب مسیح دنیا کی خوبیوں کا مالک اور دنیا کی نیکیوں کا اُستاد نظر آتا ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ انسانوں کو ایک اعلیٰ ترقی بخش کے قائل کرانے کے لئے کمزوری دکھائی جائے۔ پادری انڈریو صاحب سخت افسوس آتا ہے کہ تثلیث اور خداوند مسیح کو ہندو تثلیث اور اوتاروں سے مشابہت دی ہے۔

باقی آئندہ

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ سالتمام کے لئے عہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ہر فی سبق محصول ڈاک علاوہ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک۔

یہ سبق اُردو اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اُردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں۔

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں اِن کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ از حد مفید ہیں۔

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لی جائے گی وی۔ پی کے ذریعہ سے۔

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں بےچینی پیدا ہوجاتی ہے اور گھبرا رہی گئے ہیں کہ ہمیشہ سے تھوڑا سوچیں تو تکلیف کیوں اُٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کی خرید کر گھر میں رکھیں۔ واضح ہو کہ یہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی اصل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے بیاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب بیاح کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں۔ خورد کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ر

مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگواکر ملاحظہ فرمایئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ دو تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلباء داخل ہوسکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس فی ماہ ۵ر اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں [illegible] زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ما عہ کرونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ ولایتی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۲۱ برس میں اس فنڈ نے ۵۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپئے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔

اور نئے پراسپکٹس دار دو انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والربے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستورالعمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب " " [illegible]

غیر ممالک سے " " [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاویگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

سالتمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہارات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کالم کا اٹھواں حصہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	چوتھائی کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر دو آنے اکیوپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا معلوم ہو۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں